REGD. No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور (پاکستان)

فون ۲۹۶۹

قیمت ۱/ ۱ آنہ

بدھوار ۲۸ ذیقعد ۱۳۶۹ھ

جلد ۴/۳۸ | ۱۳ تبوک ۱۳۲۹ ہش / ۱۳ ستمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۱۰

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت

مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

ڈرگ روڈ کراچی ۔ ۱۱ ستمبر ۔ حضور آج کچھ افاقہ محسوس کر رہے ہیں الحمد للہ

ڈرگ روڈ کراچی ۔ ۱۱ ستمبر۔ کھانسی کی اذیت بدستور ہے۔ البتہ درد نقرس میں افاقہ ہے۔

ڈرگ روڈ کراچی ۔ ۱۱ ستمبر ۔ حضور کو کھانسی کی تکلیف آج زیادہ ہے۔

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

دو ہفتوں میں آٹھ آدمیوں کا قبول اسلام

مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل مبلغ کسموں مشرقی افریقہ بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ جولائی کے آخری دو ہفتوں میں اللہ کے فضل سے آٹھ افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ احباب کرام ان کی استقامت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ نیز اپنے مجاہد بھائی کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو صراط مستقیم دکھلائے۔ اور افریقہ کے دور دراز ممالک میں اسلام و احمدیت کی فتح ہو۔

خان لیاقت نے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا

لاہور ۔ ۱۲ ستمبر ۔ آج پاکستان کے وزیر اعظم نے لاہور کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ لاہور میں اترنے سے پہلے آپ نے سیلاب زدہ علاقوں پر اڑان کی۔ اس کے بعد صوبائی حکام کے ساتھ شاہدرہ کا زیر آب علاقہ دیکھا۔ شالامار کا حفاظتی بند ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد کارکنوں کے ایک جلسے کو خطاب کرتے ہوئے لاہور کے عوام کی بلند ہمتی۔ ان کا ہر کاری حکام سے تعاون اور مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کے عزم کو سراہا۔ اور یقین دلایا۔ کہ مرکز مصیبت زدگان کی مدد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا تیسرے پہر آپ راولپنڈی کے لئے روانہ ہوگئے۔ آپ کے ہمراہ بیگم لیاقت علی خان۔ گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر اور اور مسٹر اے ایس بی شاہ بھی پنڈی گئے۔ چک لالہ کے ہوائی اڈے پر وزیر امور کشمیر مسٹر گورمانی کمانڈر انچیف جنرل گریسی اور نامزد کمانڈر انچیف میجر جنرل محمد ایوب خان کے علاوہ مقتدر اعلیٰ سول و فوجی حکام نے آپ کو مرحبا کہا۔

عالم اسلام کے اتحاد کے لئے ہر اسلامی ملک کو اپنے بعض امتیازات قربان کرنا پڑیں گے

کراچی ۔ ۱۲ ستمبر ۔ آج یہاں اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلامی ممالک کے باہمی اتحاد کے سلسلے پر زور دیا۔ اور اس سلسلے میں بعض نہایت بیش قیمت تجاویز بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اسلامی ممالک میں پایدار باہمی اتحاد کے قیام کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ ہر ایک اسلامی ملک اور قوم اپنے بعض امتیازات عالم اسلام کے اتحاد کے حصول کے لئے قربان کر دے۔

سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کرے ورنہ حالات نازک صورت اختیار کر جائینگے

لیک سکسیس ۔ ۱۲ ستمبر ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ آپ نے کل نیویارک میں پہنچتے ہی ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا۔ کہ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن کی ان کے مشن میں ناکامی سے پاکستان کے عوام میں سخت بے چینی اضطراب اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آپ نے کہا اب صرف امید کی ایک ہی جھلک ہے اور وہ یہ کہ سلامتی کونسل فریقین پر زور دے۔ کہ اس سمجھوتے کو عملی جامہ پہنوائے جو کونسل کی قراردادوں کے مطابق تشکیل پا چکا ہے۔ آپ نے کہا بین الاقوامی قرارداد ہی دراصل اس اہم مسئلے کا واحد حل ہے۔ آپ نے کہا اس معاملے میں معمولی سے معمولی تاخیر بھی خطرناک نتائج کی حامل ہو سکتی ہے۔ اور اگر پاکستان و ہندوستان سے اس نزاعی مسئلے کو جلد حل نہ کیا گیا۔ تو حالات کے بہت زیادہ نازک ہو جانے کا احتمال ہے۔

کوئٹہ ۔ ۱۲ ستمبر۔ کل بانی پاکستان قائد اعظم مرحوم کی تیسری برسی کے موقع پر بلوچستان کے قبائلی سرداروں نے ایک بار پھر پاکستان کی یکجہتی کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے عزم صمیم کا اظہار کیا۔ اور ببانگ دہل اس امر کا اعلان کیا۔ کہ وہ اپنے کشمیری بھائیوں کو دشمن کے مظالم سے نجات دلا کر ہی دم لیں گے۔

جنیوا ۔ ۱۲ ستمبر ۔ سوئٹزرلینڈ کی حکومت کے تمام اشتراکی ملازم فوراً برطرف کر دئے جائیں گے کیونکہ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ متعدد سرکاری ملازم پانچویں کالم سے تعلق رکھتے ہیں

ایمسٹرڈم ۔ ۱۲ ستمبر ۔ انڈونیشیا کو ولندیزی برآمد میں تقریباً ایک تہائی کی کمی ہو گئی ہے۔ جون میں خریداری ۳ کروڑ ۵۳ لاکھ تھی۔ جولائی میں صرف ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ہوئی۔

وزیر محنت پاکستان کی تقریحات

کراچی ۔ ۱۲ ستمبر ۔ پاکستان کے وزیر محنت آنریبل مسٹر جوگندر ناتھ منڈل نے حکومت ۔ کارخانوں کے مالکوں اور مزدوروں کی انجمنوں کے دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا کہ حکومت پاکستان کی پالیسی مزدوروں کی انجمنوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے اور ان کو ترقی دینا ہے۔ تاکہ غربا کی مشقت کا جو ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اس کی روک تھام کی جا سکے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت لیبر قوانین میں کیا کیا ترمیمیں کر چکی ہے

سیلاب سے ایک سو چھ افراد ہلاک ہوئے چار سو سترہ افراد لاپتہ ہیں۔ ۱۵۰ مربع میل علاقے میں فصل خریف کو نقصان پہنچا

میجر جنرل محمد اعظم کی پریس کانفرنس

لاہور ۔ ۱۲ ستمبر ۔ لاہور ایریا کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل محمد اعظم نے آج ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں کو سیلاب کے اثرات اور تازہ ترین صورت حال سے مطلع کرتے ہوئے فرمایا۔ اگرچہ موجودہ سیلاب بہت زیادہ خطرناک ہونے کے باعث اپنا جواب نہیں رکھتا تھا۔ پھر بھی یہ امر باعث مسرت ہے کہ عوام نے اس بلائے ناگہانی کے وقت جرأت اور ہوشمندی سے کام لیا۔ اور کسی قسم کی گھبراہٹ یا خوف و ہراس کا اظہار نہیں کیا۔ لوگوں نے دیہات وغیرہ سے بھاگنے کی بجائے مقامی طور پر بچاؤ کی تدابیر اختیار کر کے اپنی جان اور مال کی حفاظت کی۔ اس سے حکومت کو بھی ریلیف کے کام میں بہت مدد ملی۔ اور طوفان کی ہولناکی کے مقابلہ میں جانی نقصان بہت کم ہوا۔ نقصان کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اندازاً ایک سو چھ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ تعداد ضلع لاہور کی ہے۔ جو اسّی افراد سے کچھ زیادہ ہے۔ سترہ جانیں سیالکوٹ میں اور نو کے قریب شیخوپورہ میں ضائع ہوئی ہیں۔ سیلاب کے باعث گوجرانوالہ سے جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ قریباً چار سو سترہ اشخاص لاپتہ ہیں۔ صرف ضلع سیالکوٹ میں ہی قریباً دو سو گاؤں سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں اور ایک سو پچاس مربع میل کے علاقے میں خریف کی فصل کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے شہری علاقے میں بارش اور سیلاب کی وجہ سے دو سو مکان منہدم ہوئے ہیں۔ سیلاب زدگان کو فوری امداد بہم پہنچانے کے سلسلے میں میجر جنرل محمد اعظم نے فوج۔ سول حکام اور عوام کی مساعی پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور باہمی تعاون کے جذبے کو بے حد سراہا۔ آپ نے کہا۔ اس میں شک نہیں کہ سیلاب کی صورت میں ہم کو ایک بلائے ناگہانی سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن اس میں ایک بھلائی کی صورت بھی مضمر تھی۔ اور وہ یہ کہ اس نے ہم سب کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب کر دیا۔ اور سب نے مل کر باہمی تعاون کی ایک ایسی مثال قائم کی۔ کہ جو واقعی ہم سب کے لئے اپنے اندر نیک شگون لئے ہوئے ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اگرچہ سیلاب کا پانی اکثر مقامات سے اتر چکا ہے۔ لیکن سلسلہ مواصلات کو شدید نقصان پہنچنے کی وجہ سے بعض علاقوں میں ابھی تک ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک پہنچائی جا رہی ہے۔ تمام علاقوں میں ریلیف اور بحالی و آبادکاری کے اطلاعاتی مرکز کھول دئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق امداد بہم پہنچانے کے سلسلے میں فوری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مستقل بحالی کا کام کم سے کم عرصے میں سرانجام دینے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جو نہایت تیزی سے کام کر رہی ہے۔ سب سے زیادہ توجہ ذرائع و مواصلات کو درست کرنے کی طرف دی جا رہی ہے۔ اسی طرح وباؤں کو روکنے کے سلسلہ میں بھی مناسب اقدامات جاری ہیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈی ڈی ٹی پھیلانے کا کام کیا جا رہا ہے

(نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی سندھ سے کراچی میں تشریف آوری

(از مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

سندھ اسٹیٹوں کا دورہ ختم کر کے حضور اقدس ۳۱/ ۵۰ء کو کراچی کے لئے روانہ ہوئے تمام اسٹیٹوں کے مینیجر صاحبان اور اکونٹنٹ صاحبان میٹنگ میں شمولیت کے لئے ناصر آباد تشریف لائے ہوئے تھے وہ تمام اور ناصر آباد اسٹیٹ کے ساکنین حضور اقدس کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ سب نے حضور اقدس اور قافلہ کو گاڑی پر سوار ہونے میں مدد دی۔ اور اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ فجزاھم اللہ

گاڑی ساڑھے سات بجے شاہ میرپور پہنچی۔ احباب جماعت استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نے حضور اقدس معہ اہل بیت کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا۔ اور قافلہ کے تمام افراد کی کھانے سے تواضع کی۔ گاڑی ½ ۸ بجے شام روانہ ہوئی۔ اور گیارہ بجے کے قریب حیدر آباد سندھ پہنچی۔ احباب جماعت نے جو پہلے ہی وہاں حضور کی آمد کا انتظار کر رہے تھے استقبال کیا۔ سید غلام مرتضےٰ شاہ صاحب نے قافلہ کے لئے اور سامان کے لئے کاروں اور ٹرک کا انتظام کیا ہوا تھا۔ محمود احمد صاحب ہیڈ کلرک اسٹیشن کوٹری نے ہمارے ساتھ خاص طور پر تعاون کیا اور ہر طرح کی ممکن امداد مہیا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین

یکم ستمبر کو ساڑھے نو بجے مقامی جماعت کی خواہش پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بعض خدام کے ہمراہ بذریعہ کار لوئر کوٹری بیراج دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے یہ مقام حیدر آباد سے قریباً پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کے انچارج سپرنٹنڈنگ انجنیئر صاحب نے مشینیں دکھائیں اور نقشہ جات دکھائے۔ جن کو حضور دلچسپی سے ملاحظہ فرماتے رہے۔ بارہ بجے کے قریب حضور اقدس واپس تشریف لائے۔ وہاں سے ساڑھے بارہ بجے بعض نمائندگان اخبارات کو جن میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ ہلال پاکستان۔ آفتاب اور وائس آف سندھ حیدرآباد کے نمائندے شامل تھے حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ دوران ملاقات میں انہوں نے مختلف سوالات کئے جن میں پردہ اور کمیونزم کے متعلق ان کے سوالات نمایاں رنگ رکھتے تھے۔ حضور نے ان کے جوابات میں بتایا کہ اسلام ان امور کے متعلق دنیا کے سامنے کیا تعلیم پیش کرتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے کراچی سکھر شکارپور۔ نواب شاہ۔ بدین۔ ڈگری۔ سانگھڑ اور مقامی جماعت کے ان تمام دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا جو حضور کی آمد کی خبر سنکر دور و نزدیک سے حیدر آباد تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور حضور کی قیام گاہ پر جمع تھے

بعد ازاں سید غلام مرتضےٰ شاہ صاحب نے جن کے بنگلہ پر قیام تھا۔ کھانا کھلایا۔ اس کے بعد حضور نے خطبہ جمعہ پڑھا اور نماز پڑھائی:-

خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز قصر کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہمارے ملک میں سفر کی نمازوں کے متعلق جو قصر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے یہ درحقیقت ایک غلط محاورہ ہے جو استعمال ہو رہا ہے۔ قرآن کریم نے قصر کا لفظ صرف نماز خوف کے متعلق استعمال کیا ہے۔ کیونکہ اس موقع پر اسے چھوٹا کرنے کی اجازت ہے۔ باقی سفر کی نماز چھوٹی نہیں کی جاتی۔ بلکہ اتنی ہی پڑھی جاتی ہے جتنی ابتدا میں اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی تھی۔ بعد میں سفر کی نماز تو اتنی ہی رہی لیکن حضر کی نماز دگنی کر دی گئی۔

پانچ بجے شام چوہدری محمد سعید صاحب رئیس خلف حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم نے اپنے مکان پر عصرانہ پیش کیا۔ وہاں سے حضور اقدس لیکچر کے لئے تھیوسافیکل ہال تشریف لے گئے اور "اسلام اور کمیونزم" کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب تقریر فرمائی۔ صدر جلسہ مکرم محمد حافظ صاحب بار ایٹ لا ریٹائرڈ I.C.S اور ڈپٹی کلکٹر تھے حضور نے اسلام اور کمیونزم کے اختلاف پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالتے ہوئے مندرجہ ذیل نکات بیان فرمائے۔

اوّل:- اسلام کی بنیاد ایک ایسے خدا کی ذات پر ہے جو زندہ اور فعال ہے۔ لیکن کمیونزم کے بانی اپنی کتب میں واضح طور پر کہتے ہیں۔ دنیا کا کوئی خدا نہیں۔ بلکہ وہ خدا تعالےٰ سے تمسخر کرتے ہیں اور اس کی ذات پر ایمان لانے والوں کو بیوقوف قرار دیتے ہیں۔ ابتدائی ایام میں روس میں ایسے تماشے بھی دکھائے جاتے تھے۔ جن میں خدا تعالیٰ کو ایک مجرم کی حیثیت میں . . . . مش کیا جاتا تھا۔ اور پھر اس مجسمہ کو پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جاتا تھا۔ ایسی صورت میں ایک مسلم کہلانے والے کا کمیونزم کے ساتھ جوڑ ہی کیا ہو سکتا ہے۔

دوم:- کمیونزم مذہب کا مخالف ہے اور اس کا سارا سسٹم ایسا ہے جو مذہب کو تباہ کرنے والا ہے۔ ہمارے مشن اسوقت قریباً تمام ممالک میں ہیں۔ لیکن روس میں ہم نے ایک دفعہ اپنا مبلغ بھیجا تو اسے سخت دکھ دیئے گئے اور آخر انہوں نے اپنے ملک سے باہر نکال دیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ کمیونزم میں مذہب کی کوئی جگہ نہیں۔

سوئم:- اسلام کی بنیاد روحانی صفائی پر ہے۔ لیکن کمیونزم یہ کہتی ہے کہ روح کوئی چیز نہیں اور یہ کہ دنیوی مسائل کو کلی طور پر ماديات کے ساتھ حل کیا جا سکتا ہے۔ اس کا خیال ہے روحانیت کو پیش کرنے سے غرباء کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے حقوق تلف ہوتے ہیں

چہارم:- اسلام کی بنیاد نبوت پر ہے لیکن کمیونزم کے نزدیک سارے نبی نعوذ باللہ جھوٹے اور مفتری تھے بلکہ مذہب کے بانی ان کے نزدیک . . . . امراء کے ایجنٹ تھے تاکہ امراء ترقی کرتے جائیں اور غرباء ہلاک ہوتے جائیں۔

پنجم:- اسلام کی بنیاد کلام الٰہی پر ہے لیکن کمیونزم کے نزدیک یہ کوئی چیز نہیں۔

ششم:- اسلام کی بنیاد بعث بعد الموت پر ہے لیکن کمیونزم اس کے بالکل خلاف ہے گویا کمیونزم ہمارے پنج ارکان اسلام کے ہی خلاف ہے۔ اور جب اس کا اسلام کے ساتھ اس قدر بنیادی اختلاف ہے تو ایک باغیرت اور سمجھدار مسلمان کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں مسلمان بھی ہوں اور کمیونسٹ بھی۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ جلسہ میں تین سو کے قریب غیر احمدی معززین بھی موجود تھے جو بے حد متأثر ہوئے اور صدر جلسہ نے بھی اپنے صدارتی ریمارکس میں تقریر کی بہت تعریف کی۔

شام کے کھانے کے لئے مرزا مقصود احمد صاحب نے حضور اقدس مع اہل بیت کو مدعو کیا ہوا تھا۔ وہاں سے حضور اقدس دس بجے واپس تشریف لائے

ریزرویشن کے سلسلہ میں اور گاڑی پر قافلہ کو سوار کرانے کے سلسلہ میں جناب مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب اور محمود احمد صاحب نے بہت امداد دی۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

صبح سات بجے گاڑی ملیر اسٹیشن پر پہنچی احباب جماعت حضور اقدس کے استقبال کے لئے موجود تھے اور قطاروں میں کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ حضور اقدس کو گاڑی سے اترتے ہی جماعت کے احباب نے ہار پہنائے۔ حضور اقدس نے احباب کو شرف معانقہ بخشا۔ حضور اقدس ایک جگہ کھڑے ہو گئے اور تمام احباب جماعت نے مصافحہ کیا۔ اور اپنے آقا سے عقیدت کا اظہار کیا۔ جماعت کی طرف سے افراد کے لئے کاروں اور سامان کے لئے ٹرکوں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ خدام الاحمدیہ کے اراکین نے سامان۔ لدوانے میں مدد دی اور نہایت تندہی سے اور دلچسپی سے ٹرکوں پر سامان لدوا دیا۔ حضور اقدس، تمام قافلہ سمیت جائے رہائش پر بخیریت پہنچ گئے۔ یہاں جماعت نے قافلہ کے لئے ایک بہت بڑی کوٹھی کا انتظام کیا ہوا ہے اور حضور کے قیام کے دوران میں جماعت نے اپنے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے حضور اقدس کی خدمت میں اتنے ایام کی مہمان نوازی قبول کرنے کی درخواست کی۔ جسے حضور اقدس نے قبول فرما لیا۔ کوٹھی میں بجلی اور پانی کا انتظام نہ تھا۔ جماعت نے گیسوں کا خاطر خواہ انتظام کیا ہوا ہے اور پانی ٹرک پر لا کر استعمال کے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ جن احباب نے حضور اقدس کے سفر کے دوران میں۔ حضور اقدس اور افراد قافلہ کی خدمت کی ہے۔ اور جو احباب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بہت بہت جزائے خیر دے اور ان پر اپنے افضال نازل فرمائے آمین۔

وفات

میری بیٹی نعیمہ شمیم عمر ۲۰ سال زوجہ عزیز عبداللطیف خان تاثیر ایڈیٹر المصلح کراچی عرصہ سے دل کی تکلیف سے بیمار تھیں مورخہ ۳۱ راگست ۵۰ء بروز جمعرات بوقت صبح کراچی میں وفات پا گئیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ مکرم سید احمد علی صاحب مبلغ نے پڑھایا۔ احباب جماعت کثرت سے شامل ہوئے۔ امانتاً کراچی میں دفن کی گئیں۔

خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ مرحومہ کی والدہ۔ مرحومہ کی وفات سے ایکدن قبل ربوہ سے کراچی پہنچ گئیں، اور مرحومہ نے والدہ سے اچھی طرح باتیں کیں۔ آخری وقت تک ہوش و حواس درست رہے

مرحومہ بے حد اور سیع دوسروں کی ہمدردی رکھتی تھیں۔ جتنا تھوڑا عرصہ ازدواجی زندگی بسر کی محبت سے گذاری۔ نمازوں کی پابند اور خدا تعالیٰ سے محبت رکھتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور سلسلہ سے اخلاص تھا۔ وصیت کی ہوئی تھی

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (خاکسار پیر خلیل احمد ہیڈ کلرک نظارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۳ر ستمبر ۱۹۵۰ء

دینی باتوں کے لئے متانت ضروری ہے

معاصر روزنامہ "تعمیر" راولپنڈی نے اپنی اشاعت ۳ر ستمبر ۱۹۵۰ء میں "پھول اور کانٹے" کے مزاحیہ کالم میں ایک مزاحیہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں نہ صرف معاصر نے احمدیت اور احمدیت کے واجب الاحترام پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نہایت رکیک انداز استہزاء و تمسخر اختیار کیا ہے۔ بلکہ اپنی تحقیقات کا انحصار محض بے سر و پا بازاری گپوں پر رکھا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ معاصر نے موضوع بحث مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کے رسالہ "الشہاب" کی ضبطی کو بنایا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ رسالہ معاصر کی نظر میں اتنا ہی وقیع تھا جتنا کہ اس نے ظاہر کیا ہے۔ تو کیا اس کے دفاع کے لئے "پھول اور کانٹے" کا مزاحیہ کالم ہی رہ گیا تھا۔

کیا یہ بات انتہائی حد تک افسوسناک اور درد انگیز نہیں ہے۔ کہ دین جیسی سنجیدہ باتوں کو آج کا مسلمان ادیب نہ صرف اتنی وقعت دیتا ہے۔ کہ چند سنی سنائی باتوں کو لیکر دوسروں کے اعتقادات اور دوسروں کے قابل احترام بزرگوں پر استہزا اور تمسخر کی بوچھاڑ کرتا ہے۔ بلکہ خود ایسی باتوں کے دفاع کے لئے جن کو وہ خود اپنے نزدیک بھی نہایت قابل احترام سمجھتا ہے۔ اپنے اخبار کا ایسا کالم منتخب کرتا ہے۔ جس کا وجود ہی سنجیدگی اور متانت کی نفی ہے۔

معاصر کے کالم نویس صاحب نہ صرف احمدیت کی تعلیم سے ہی نابلد معلوم ہوتے ہیں۔ بلکہ ہمیں ان کے انداز گفتگو سے اس امر کا یقین ہوتا ہے۔ کہ اپنی رسالہ "الشہاب" کے موضوع کا بھی علم نہیں ہے۔ اور آپکی تاریخ دانی تو مندرجہ ذیل بازاری گپ ہی سے واضح ہو جاتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"کسی زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے امیر امان اللہ کو پیغام بھیجا کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں وغیرہ وغیرہ" (روزنامہ تعمیر راولپنڈی ۳ر ستمبر ۱۹۵۰ء)

ان دوست کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ امیر امان اللہ خاں ۱۹۱۹ء میں تخت نشین ہوئے تھے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پا چکے تھے۔ گویا آپ نے کم از کم اپنی وفات کے گیارہ بارہ سال بعد امیر امان اللہ خاں کو مندرجہ بالا پیغام بھیجا تھا۔ قارئین کرام اسی سے اندازہ کر لیں۔ کہ معاصر "تعمیر" کا یہ مزاحیہ کسی قدر علمی باتوں سے مزین ہے۔ سوال ہے کہ کیا اسلام کا دفاع اب ایسے ہی تاریخ دان مزاح نویسوں پر آ رہا ہے۔ اور مولوی شبیر احمد صاحب کے رسالہ "الشہاب" کی وکالت ایسی ہی غلط بیانیوں کی مرہون ہونی چاہیئے۔

یاد رہے۔ کہ استہزا و تمسخر سے احمدیت کا تو کچھ نہیں بگڑتا۔ البتہ اس سے آپ کا اسلامی جذبہ ضرور مشکوک ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی رنج نہیں۔ کہ آپ احمدیت کے سخت دشمن ہیں۔ اور نہ ہم احمدیت کی جارحانہ سے جارحانہ تنقید سے گھبراتے ہیں۔ بلکہ ہم ایسی تنقید کو جو متانت اور سنجیدگی سے کی جائے۔ خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ایسی تنقید کرنے والا ممکن ہے کہ اگر ہم غلطی پر ہیں۔ تو ہماری غلطی ہم پر واضح کر دے۔ لیکن استہزاء یا تمسخر تو احمدیت کی کھلم کھلا تائید ہے۔ کیونکہ اکثر سنجیدہ پڑھنے والا یا سننے والا یہی اثر لیتا ہے کہ احمدیت کے خلاف دلائل کی کمی استہزار اور تمسخر سے پوری کی جا رہی ہے۔

پھر اگر معاصر نے رسالہ "الشہاب" کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو اس کو معلوم ہو جاتا۔ کہ اس رسالہ کا موضوع پاکستان کے مفاد کے سخت خلاف ہے۔ ہم الفضل میں موقر معاصر ہفت روزہ "رفتار زمانہ" کا ایک افتتاحیہ شائع کر رہے ہیں۔ جس کے مطالعہ سے واضح ہو جائے گا۔ کہ ہمارے سوا پاکستان کے دوسرے بہی خواہوں کے نزدیک بھی یہ رسالہ پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے سخت خطرناک ہے۔ کوئی حکومت خواہ اس کو کتنا ہی مقدس نام کیوں نہ دیا جائے۔ بے گناہوں کے خون کی اجازت دے کر ایک پل کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ قرآن کریم سنت رسول اللہ اور تاریخ عالم اس پر شاہد ہے۔

پاکستانی روپے کی قیمت میں کسی صورت کمی نہیں کی جائیگی

کراچی۔ ۱۱ر ستمبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے آج ایک جلسۂ عام میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ پچھلے کئی مہینوں سے اس امر کی افواہیں پھیلائی جاری ہیں۔ کہ پاکستان کے روپے کی قیمت میں کمی کر دی جائے گی۔ ایک سال گزرا جب بہت سے ملکوں نے اپنی کرنسی کی قیمت میں کمی کی تھی۔ ہم نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہم پاکستان کی کرنسی کی قیمت میں کمی نہیں کریں گے۔ ہم نے یہ فیصلہ نہایت احتیاط سے کیا تھا۔ اور یہ فیصلہ اپنی مالی پوزیشن کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد کیا تھا۔ حال ہی میں جب ہم بین الاقوامی مالی امداد کے فنڈ کے ممبر بنے۔ ہم نے اپنی شرح تبادلہ سے بین الاقوامی فنڈ کو مطلع کیا۔ یہ سوال اب زیر غور ہے۔ ابھی انہوں نے ہمیں کچھ نہیں کہا۔ جب وہ ہمیں جواب دیں گے۔ ہم پھر اس پر غور کریں گے۔ ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم نے اپنی یہ غیر مبہم الفاظ میں کہہ دیا ہے۔ کہ ہمارے روپیہ کی قیمت بالکل ٹھیک اور درست ہے۔

پاکستان کے دشمنوں کو ہم برداشت نہیں کریں گے (مسٹر لیاقت علیخاں کا اعلان)

کراچی ۱۱ر ستمبر۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک جلسۂ عام میں جو قائد اعظم کی دوسری برسی کے موقع پر منعقد ہوا۔ تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دو سال گزرے۔ قائد اعظم ہم سے جدا ہوئے۔ بلکہ ان کا جسدِ خاکی ہم سے جدا ہوا۔ میں نے جان بوجھ کر یہ کہا ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ قائد اعظم کی روح زندہ ہے۔ اور وہ اس وقت تک نہیں مر سکتی۔ جب تک پاکستان زندہ ہے۔ انشاء اللہ پاکستان بھی ابدالآباد تک زندہ و پائندہ رہے گا۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ میں آپ کو بتاؤں۔ کہ قائد اعظم کس قدر عظیم شخصیت تھے کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ وہ اتنی بڑی شخصیت تھی۔ کہ اس قسم کے چند آدمی ہی اس دنیا میں پیدا ہوئے ہیں۔ آج میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ اور اپنے آپ سے بھی: کیا آپ کو وہ سبق یاد ہے۔ جو قائد اعظم نے ہمیں دیا تھا۔ کیا آپ نے ان اصولوں کو ضابطۂ حیات بنایا۔ جن کی انہوں نے تلقین کی تھی۔ اپنے دلوں کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھو۔ کہ آیا آپ نے ان اصولوں کے مطابق کام کیا۔ اپنے دلوں کو ٹٹول کر دیکھیے۔ کہ دو سال پہلے قائد اعظم کی زندگی میں ہم میں جو اتحاد تھا۔ کیا وہ آج ان کی موت کے دو سال بعد بھی قائم ہے۔ کیا اب بھی پاکستان پر اس قدر ایمان ہے۔ جس قدر دو سال قبل تھا۔

معاف کیجیئے گا اگر میں یہ کہوں۔ کہ پاکستان کے دشمن نہایت احتیاط سے مسلسل آپ پر حملے کر رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے قائد اعظم کی تقریر کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ اور اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ یہ وہ لفظ ہیں۔ جو قائد اعظم نے اس وقت کہے تھے۔ جو آج بھی درست ہیں۔

"میں آپ کو انتباہ کرتا ہوں۔ کہ آپ پاکستان کے دشمنوں سے خبردار رہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ ان کی چالوں میں نہ آئیں۔ بدقسمتی سے اس وقت آپ میں چند لوگ ایسے ہیں۔ جو مسلمان ہونے کے باوجود پاکستان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے عوض میں انہیں پاکستان کے دشمنوں سے اچھا خاصا معاوضہ ملتا ہے۔ میں ان کو انتباہ کرتا ہوں۔ کہ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں ہم اس قسم کی غداری اور بغاوت کو برداشت نہ کریں گے۔ میں آپ کو انتباہ کرتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے اپنی قابل اعتراض سرگرمیوں کو ختم نہ کیا۔ حکومت پاکستان اور مشرقی بنگال کی حکومت مجبور ہو جائیگی۔ ان کے ساتھ مناسب سلوک کیا جائے۔"

میں خلوص سے سمجھتا ہوں۔ کہ رائے کا اختلاف ہو سکتا ہے۔ سیاسی جماعتیں قائم کرنے کا سوال کھڑا کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں میں چاہتا ہوں۔ کہ واضح کروں۔ کہ پاکستان دس سالہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور یہ کوشش مسلم لیگ نے کی۔ بعض ایسے لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے آزادی کی اس جنگ میں قطعی حصہ نہ لیا۔ لیکن ان کی رکاوٹوں کے باوجود یہ آزادی کی جنگ جاری رہی۔

مسلم لیگ قائد اعظم کی ایک امانت ہے۔ کیا یہ آپ کا فرض نہیں۔ کہ اس امانت کی حفاظت کی جائے؟ کیا ہم یہ کام دوسری سیاسی جماعتوں پر چھوڑ دیں۔ یا افراد پر جن کا مستقبل تاریک اور سیاہ ہے۔ کیا آپ کا پاکستان پر اعتماد ہے؟ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ مشرقی بنگال یا پاکستان کا کوئی حصہ ہندوستان میں شامل ہو۔ کیا آپ پاکستان کی تعمیر نہیں چاہتے۔ آج اس نازک مرحلے پر آپ کا فرض نہیں۔ کہ تمام مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ کیونکہ مسلم لیگ ہی پاکستان کی محافظ ہے۔

سید قاسم رضوی کو عمر قید کی سزا دیدی گئی

حیدر آباد ۱۱ر ستمبر۔ سید قاسم رضوی کو آج دو الزامات پر عمر قید کی سزا دی گئی۔ آج سپیشل ٹریبونل نے سید قاسم رضوی کو بی بی نگر کے ڈاکہ کا مجرم گردانتے ہوئے سات سال قید سخت کی سزا دی۔ سید قاسم رضوی نے سزا کا حکم نہایت اطمینان سے سنا۔ اور ٹریبونل کا شکریہ ادا کیا۔ آج جب فیصلہ سنانے کے لئے اجلاس منعقد ہوا۔ تو کمرہ عدالت کے ارد گرد مسلح پولیس کا خاص پہرہ تھا۔ آج فیصلہ سننے کے لئے کمرہ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ عورتوں کی کافی تعداد مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے حاضر تھی۔ ٹریبونل نے سید قاسم رضوی کو شعیب اللہ ایڈیٹر امروز کے قتل کا ملزم گردانا۔ ٹریبونل نے اس امر کا فیصلہ کیا۔ کہ دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تھرڈ ایئر (بی۔ اے بی۔ ایس۔ سی) اور ایم۔ اے ایم۔ ایس سی کلاسز کے نئے سال کا داخلہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا داخل ہونے والے طلباء اپنے تصدیقی سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ فارم کے ساتھ لگا کر پیش کریں۔ کالج پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں۔ (پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گشتی چٹھیوں کی لغویت

مومنوں کو جھوٹے لالچوں اور دھمکیوں سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

ایک عرصہ سے ہمارے ملک میں یہ لغویت شروع ہے کہ کوئی شخص ایک گمنام چٹھی اپنے چند دوستوں اور واقف کاروں کے نام لکھ کر بھجوا دیتا ہے۔ اور اس چٹھی میں اپنے مخاطبین سے درخواست کرتا ہے کہ آگے وہ بھی اسی طرح اپنے اتنے دوستوں اور واقف کاروں (عموماً یہ تعداد نو ہوتی ہے) کے نام اس چٹھی کا مضمون لکھ کر بھجوا دیں۔ اور اس طرح یہ گمنام چٹھی ملک میں "چکر" لگاتی پھرتی ہے۔ چٹھی کا مضمون عموماً کسی نصیحت یا مسنون دعا وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے (گو بعض اوقات اس کے علاوہ بھی ہوتا ہے) اور اس کے ساتھ یہ بشارت اور انذار درج ہوتا ہے۔ کہ اگر آپ نے اس چٹھی کا مضمون آگے جاری کر دیا تو اتنے عرصہ کے اندر اندر (یا بلا تعین عرصہ) آپ کو کوئی غیر معمولی فائدہ پہونچے گا ورنہ اس عرصہ میں آپکو کسی بھاری نقصان کے لئے تیار رہنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ اور سادہ لوح اور توہم پرست لوگ بعض اوقات اس چٹھی کے مضمون سے متاثر ہو کر اور بعض اوقات اس کے بشارت کے پہلو سے لالچ میں آکر۔ اور بعض اوقات اس کے انذار اور دھمکی سے ڈر کر اس چٹھی کے مضمون کو اسی طرح کی گمنام چٹھیوں کے ذریعہ آگے جاری کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح یہ لغویت کا "چکر" قائم رہتا ہے اور محکمہ ڈاک کے سوا کوئی فرد یا ادارہ اس دَور تسلسل سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ گو یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض توہم پرست لوگوں کو بعض فرضی فوائد یا خیالی نقصانات نظر آنے لگ جاتے ہوں

چونکہ ایسی گمنام چٹھیاں بعض اوقات مجھے بھی پہونچی ہیں اس لئے مجھے شبہ ہوتا ہے کہ شائد ہماری جماعت کے بعض سادہ مزاج نوجوان بھی اس "چکر" میں پھنس گئے ہوں گے۔ گو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ نظر عنایت کسی غیر از جماعت دوست کی طرف سے ہو جسے مجھے بھی اس مخفی تجارت کے فوائد سے متمتع کرنا چاہا ہو۔ بہرحال خواہ ان چٹھیوں کا لکھنے والا کوئی ہو۔ میں دوستوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک سراسر لغو اور بے ہودہ کام ہے جس سے تمام سمجھدار لوگوں کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور اس کی لغویت کو سمجھنے کے لئے صرف چند سادہ سی دلیلیں کافی ہیں:۔

(۱) سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ یہ دعوےٰ کرنا کہ ایسا کرنے سے فائدہ ہوگا۔ اور ایسا نہ کرنے سے نقصان ہوگا۔ یہ تو صرف خدا کا کام ہے۔ جو دنیا کی تقدیر کا خالق و مالک ہے۔ اور یا پھر یہ ان لوگوں کا کام ہے جو خدا کے قانون قضا و قدر یا قانون شریعت کو سمجھ کر ان قانونوں کے ماتحت لوگوں کو بھلائی اور برائی کا رستہ بتاتے ہیں اس کے سوا کسی اور شخص کو یہ حق یا اختیار حاصل نہیں کہ وہ خدائی تقدیر کا مالک و متصرف بنکر اس قسم کا دعوےٰ کرے کہ اگر یوں کروگے تو یہ ہوگا اور اگر یوں نہ کروگے تو وہ ہوگا بیشک ایک عالم دین یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ اگر خدا کی خاطر نماز روزہ ادا کروگے تو روحانی رنگ میں یہ یہ فائدہ ہوگا۔ اور اگر ان اعمال کی طرف سے سستی اور غفلت برتوگے تو روحانیت کو نقصان پہونچے گا۔ اور اسی طرح ایک عالم اقتصادیات یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ اگر اپنے کاروبار میں دیانت و محنت کے ان ان اصولوں کی پابندی اختیار کروگے تو فائدہ ہوگا۔ اور اگر ان کی طرف سے غفلت برتوگے تو نقصان ہوگا۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں ہمارے خدا کی بتائی ہوئی تقدیر (خواہ وہ شریعت کی تقدیر ہے یا قضا و قدر کی) کا حصہ ہیں لیکن اس کے سوا کسی شخص کو یونہی استبدادی رنگ میں اپنے من گھڑت اصول کے ماتحت یہ دعوےٰ کرنے کا اختیار نہیں کہ اس رستہ پر چلنے سے فائدہ ہوگا۔ اور اس رستہ پر چلنے سے نقصان ہوگا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ایسے لوگ اس قرآنی وعید کے ماتحت آتے ہیں کہ قتل الخرّاصون الذین هم فی غمرة ساهون "یعنی ان اٹکل باز لوگوں کے لئے تباہی اور بربادی ہے جو جہالت کی غشیوں میں مبتلا ہو کر بھولے پھرتے ہیں"

(۲) دوسری دلیل اس طریق کے باطل ہونے کی اس کی مخصوص راز داری ہے۔ اگر یہ واقعی ایک نیکی کی بات ہے۔ جس کا اختیار کرنا فائدہ کا موجب اور اس کا ترک کرنا نقصان کا باعث ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایسے لوگ اپنا نام ظاہر کرکے کھلے میدان میں نہیں آتے؟ کیا آج تک دنیا میں کوئی رسول یا مصلح ایسا بھی گزرا ہے کہ وہ خود تو برقعہ پہن کر پیچھے بیٹھ گیا ہو۔ اور گمنام اعلانوں کے ذریعہ لوگوں کے نام بشارت اور انذار کے پیغامات جاری کرتا رہے۔ بس کمیونزم کے فولادی پردہ (آئرن کرٹین) کی طرح دراصل یہ راز داری ہی اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے

(۳) اس طریق میں مال کا ناواجب ضیاع بھی ہے کہ جو بات ایک اخباری اعلان کے ذریعہ بڑی آسانی کے ساتھ بغیر کسی خرچ کے ہزاروں لوگوں تک پہونچائی جا سکتی ہے۔ وہ خطوں اور پوسٹ کارڈوں کے ذریعہ سینکڑوں روپیہ خرچ کرکے پہونچائی جاتی ہے۔ اور اس راز داری کے چکر میں بسا اوقات ایک شخص کو ہی کئی کئی خط پہونچ جاتے ہیں۔

(۴) اس کے نتیجہ میں توہم پرستی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور نیک و بد کاموں کی عقلی بنیاد کی بجائے وہم کا مرض ترقی کرتا اور خیالی امیدوں اور خیالی اندیشوں کا چکر قائم ہو کر انسانی دماغ کے اردگرد ایک جوئے کا سا ماحول پیدا کر دیتا ہے۔

(۵) یہ طریق عملاً بھی باطل ثابت ہوتا ہے مثلاً مجھے ایسے خطوط کئی دفعہ پہونچے ہیں اور میں نے دانستہ ہر دفعہ انہیں پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے۔ اور ہر دفعہ بقول شخصے "انتظار" کیا ہے کہ خط کے اندر درج شدہ وعید کب آتا ہے۔ لیکن آج تک خدا کے فضل سے اس وعید کے حملہ سے محفوظ رہا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہوں گا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر دوسرے لوگ بھی غور کریں تو انہیں بھی یہی نظر آئے گا۔ کہ ایسے خطوں کے "وعدے اور وعید" سب محض خیالی بُت ہیں جنہیں سچے مسلمانوں کو اپنے دل کے کعبہ سے اس دعا کے ساتھ نکال پھینکنا چاہیئے کہ قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ اسلام میں ان لغویات کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

(۶) کہا جا سکتا ہے کہ ان خطوں میں بعض اوقات نیک باتیں بھی درج ہوتی ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ بظاہر یہ درست ہے۔ اور میں نے ایسے خطوں میں عام نیک باتوں کے علاوہ مسنون دعائیں بھی دیکھی ہیں۔ لیکن کیا اگر شیطان کسی نیک انسان کا جبّہ پہن کر آجائے تو اسے دوست سمجھا جا سکتا ہے؟ آخر وہ شیطان ہی تو تھا جو ایک دفعہ حضرت معاویہؓ کو صبح کی نماز کے لئے جگانے آیا تھا مگر اس کی وجہ سے وہ ولی اللہ نہیں بن گیا بلکہ شیطان کا شیطان ہی رہا۔ اور اس کی نیت بھی حضرت معاویہ کو ایک بڑے ثواب سے محروم کرنا تھی گو بظاہر اس کی تحریک نیک تھی۔ اور پھر کیا قرآن شریف یہ نہیں فرماتا کہ اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله یعلم انك لرسوله والله یشهد ان المنافقین لکاذبون "یعنی اے رسول جب تیرے پاس منافق لوگ آتے ہیں تو بڑے بڑے دعووں کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں خدا جانتا ہے کہ تو بلا ریب اس کا رسول ہے مگر خدا اس کے ساتھ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق لوگ بہرحال اپنے اس دعوے میں جھوٹے اور کذاب ہیں" اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ بعض اوقات ایک بات اپنی ذات میں سچی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ وہ ایک شخص کے مونہہ سے جھوٹے طور پر نکلتی ہے اس لئے خدا کے نزدیک ایسے دعوے کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔ اور خدا اس بات کے کہنے والے کو برملا طور پر جھوٹا قرار دیتا ہے۔ پس خواہ اس قسم کے گمنام خطوں کا اصل مضمون سچا ہی ہو ہم ان خطوں کے لکھنے والوں کو بہرحال جھوٹا کہیں گے کیونکہ انہوں نے رستہ جھوٹا اختیار کیا۔ حق یہ ہے کہ مومنوں کو اسلام کی تعلیم کی حفاظت کے لئے شیطان کی ہر تحریک کے مقابلہ پر چوکس رہنا چاہیئے۔ خواہ وہ ان کے سامنے کوئی لباس پہن کر آئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

(۷) آخری بات یہ ہے کہ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر ایسے خطوں میں کوئی نیک بات یا مسنون دعا لکھی ہو تو کیا ہم اس پر بھی عمل نہ کریں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی خط میں ایسی بات لکھی ہو کہ جو قرآن و حدیث سے صراحتہً ثابت ہے تو اس پر ضرور عمل کرو۔ مگر اس لئے نہیں کہ یہ بات خط لکھنے والے نے لکھی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس کا حکم خدا اور اس کے رسول نے دیا ہے۔ لیکن اگر اس میں کوئی ایسی عام قسم کی نیک بات لکھی ہو جو قرآن و حدیث میں صراحتہً مذکور نہیں۔ تو بہتر یہ ہے کہ اس وقت اسے نظر انداز کر دیا جائے اور اس پر عمل نہ کیا جائے۔ خواہ وہ بظاہر اچھی بات ہی ہو۔ کیونکہ اس طرح دل میں ایک مخفی زنگ لگنے کا امکان ہے اور باطل تحریک کے ساتھ تعاون کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ باقی رہا ایسے خطوں کے مضمون کو گمنام چٹھیوں کے ذریعہ آگے چلانا سو یہ بہرحال ایک لغو اور بے ہودہ فعل ہے جس سے ہر حال میں پرہیز لازم ہے اور ایسے خطوں کے لکھنے سے مخفی انعاموں کی امید رکھنا اور ان کے نہ لکھنے سے مصائب اور حوادث کا خوف کھانا تو ایک خطرناک قسم کی توہم پرستی اور دماغی قمار بازی کے سوا کچھ نہیں۔ جس سے ہمارے دوستوں کو اسی طرح دور بھاگنا چاہیئے جس طرح کہ وہ دوسری شیطانی تحریکوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخلی امن وامان کیلئے حکومتِ پاکستان کا ایک مستحسن اقدام

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مؤقر معاصر ہفت روزہ "رفتارِ زمانہ" نے ایک اڈیٹوریل رسالہ "الشہاب" کی ضبطی کے متعلق سپردِ قلم کیا ہے۔ ہم شکریہ کے ساتھ اس اڈیٹوریل کو تمام کا تمام بلا تبصرہ افادۂ عام کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

حکومت پنجاب نے "الشہاب" نامی رسالہ کی طباعت و اشاعت ممنوع قرار دے دی ہے۔ حکومت کے اس حکم کے خلاف جو داخلی امن وامان برقرار رکھنے کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ انتشار پسند عناصر کی طرف سے نہایت مذموم قسم کا پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے اور زمین و آسمان کے قلابے ملا کر حکومت کے اس اقدام کو خلافِ اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ معزز معاصر "آزاد" اور "قاصد" جو علی الترتیب مجلس احرار اور جماعت اسلامی کے آرگن ہیں۔ ان انتشار پسند عناصر کی ترجمانی میں پیش پیش ہیں۔ انہوں نے تین چار باتوں کو عجیب انداز میں ہوا دے کر عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ:۔

(۱) یہ رسالہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کا لکھا ہوا ہے۔

(۲) انگریزوں تک نے اسے اپنے دورِ حکومت میں ضبط کرنا ضروری نہ سمجھا۔

(۳) اس حکم کی زد "الشہاب" پر نہیں بلکہ شریعتِ اسلامیہ پر پڑتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے ہم یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ رسالہ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کا لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ اسے آج سے بیس سال قبل مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے لکھا تھا۔ یہ کہنا کہ اس رسالہ کو شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے لکھا ہے اس لئے درست نہیں کہ اس سے عوام کے ذہنوں پر یہ اثر ڈالنا مقصود ہے کہ گویا شیخ الاسلام نے مسلم لیگ میں شمولیت اور قیام پاکستان کے بعد اسے تحریر کیا تھا۔ حالانکہ یہ رسالہ انگریزوں کے زمانے میں آج سے بیس سال قبل لکھا گیا اور اسے لکھا بھی مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے جو اس وقت خود مسلم لیگ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہتے تھے ان کے نزدیک مسلم لیگ کے لیڈر اسلام اور مسلمانوں کے دشمن تھے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت کے مولوی شبیر احمد دیوبندی کو اس زمانے کے شیخ الاسلام حضرت شبیر احمد عثمانی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ کہ جو خاص مسلم لیگ کے حاصل کردہ پاکستان میں شیخ الاسلام کے لقب سے نوازے گئے۔ اگر اس زمانے کے مولوی شبیر احمد دیوبندی اور شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تو کیا آج شیخ الاسلام ہونے کی حیثیت سے ان کے وہ اقوال ہمارے لئے حجت ہو سکتے ہیں جو انہوں نے مسلم لیگ میں شمولیت سے قبل مسلمانوں کی اس سیاسی تنظیم حضرت قائد اعظم کی ذاتِ والاصفات اور مطالبہ پاکستان کے خلاف کہے؟ ظاہر ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس اس زمانے کے مولوی شبیر احمد دیوبندی اور موجودہ وقت کے شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جو لوگ اس فرق کو مٹا کر ان کے سابقہ اقوال اور روش کو پاکستانی مسلمانوں کے لئے حجت قرار دینا چاہتے ہیں وہ صریحاً مغالطہ دہی سے کام لے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں اس لحاظ سے بھی اس رسالے کو حضرت شیخ الاسلام کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے کہ انہوں نے اس حال میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی تھی کہ مسلمانانِ برصغیر کی اس واحد سیاسی تنظیم میں جملہ فرقہ ہائے اسلام بلاتفریق و امتیاز شامل تھے۔ حضرت قائد اعظم نے جیتے جی کبھی کسی پر لیگ کے دروازے بند نہیں کئے۔ جس نے کہا میں مسلمان ہوں، قائد اعظم نے اسے سینے سے لگا لیا۔ ایسے حال میں حضرت شیخ الاسلام نے لیگ کی رکنیت قبول کی۔ اس کے قوانین و ضوابط کی پابندی اپنے اوپر لازم گردانی۔ اور اس کے اغراض و مقاصد کے حصول میں کوشاں رہے۔ پھر قیام پاکستان کے بعد امورِ مملکت میں قائد اعظم نے بلاتفریق و امتیاز ہر مسلمان کہلانے والے کو خدمت کا موقعہ دیا اور کسی کو بشرطیکہ وہ اہل تھا فرقہ وارانہ تفریق کی بنا پر ردّ نہ کیا۔ اور نہ کسی کو گردن زدنی ٹھہرایا۔ حضرت شیخ الاسلام قائد اعظم کی ایک ایک حرکت کی تصدیق فرماتے تھے اور اسی کے ساتھ مسلمانوں کی فلاح و نجاح کو وابستہ سمجھتے رہے۔ تو گویا مسلم لیگ کے اصولوں کو اپنانے کے بعد مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی میں ایک انقلاب عظیم آیا۔ پہلے انہوں نے اپنی سابقہ روش اور اقوال سے ارتداد اختیار کیا۔ اور پھر مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ چونکہ "الشہاب" ایسے رسالہ کی اشاعت پاکستان کے مفاد اور مسلم لیگ کے اصولوں کے سراسر منافی تھی اس لئے حضرت شیخ الاسلام نے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی اٹھارہ بیس سال پہلے کی تحریر کو دوبارہ شائع کرنا اور اس کی اشاعت کا انتظام فرمانا مناسب نہ سمجھا اور اس سے محترز ہی رہے۔ لیکن آج جبکہ حضرت قائد اعظم اور حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اس دارِ فانی سے رحلت فرما چکے ہیں بعض دشمنانِ پاکستان اس تحریر کو شائع کر کے حضرت شیخ الاسلام کے نام کو غلط طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں اور مطلب براری کے لئے مولوی شبیر احمد دیوبندی کو حضرت شیخ الاسلام کی شکل میں پیش کر کے پاکستان کے اندر ایسے حالات پیدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ جن میں حکومت کے لئے اندرونی امن قائم رکھنا مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔

اس رسالے کی ضبطی پر سیخ پا ہونے والوں نے یہ ڈھنڈورہ بھی پیٹا ہے کہ برطانوی دورِ حکومت میں تو اسے ضبط نہیں کیا گیا لیکن پاکستان کی اسلامی حکومت نے خلافِ توقع اس کی ضبطی کے احکام صادر فرما دیئے ہیں۔ انگریز کا حوالہ دوسرا مغالطہ ہے جو اس ضمن میں دیا جا رہا ہے۔ انگریز کا کوئی فعل آج ہم پر حجت نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی مصلحتوں کے تحت بساطِ سیاست پر مُہرے چلا کرتا تھا اور اس کی یہ کوشش ہوا کرتی تھی کہ کسی طرح اس ملک کے باشندے آپس میں برسرِ پیکار رہیں اور اس کی اپنی دوکان چلتی رہے۔ چنانچہ ہندوستان کی برطانوی حکومت کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ایسے رسالے کو ضبط کرتی جس میں مسلمانوں کے ایک فرقے کو مرتد گردان کر انہیں واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ یہ چیز تو اس کی اپنی خواہش کے مطابق لوگوں کو باہم لڑوانے والی تھی۔ انہیں ایک دوسرے کے خلاف اکسا کر انہیں باہم متحد ہونے سے روکنے والی تھی وہ اس کو کیوں ضبط کرتی؟ اب زمانہ اور ہے مسلم لیگ کی حکومت میں انتشار اور فتنہ و فساد پھیلانے والوں کو ایک لمحہ کیلئے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ قائد اعظم کے اپنے الفاظ میں ہمیں آج پہلے سے بھی زیادہ متحد رہنے کی ضرورت ہے۔ ایسے حالات میں ملک کے اندر فتنہ و فساد کی طرح ڈالنے والوں کی تخریبی سرگرمیوں کو جن میں سے ایک پورے بیس سال کے بعد حاشیہ آرائیوں کے ساتھ "الشہاب" کی اشاعت بھی ہے کچلنا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو کھلی چھٹی دینا قومی و ملکی مفاد سے غداری کرنے کے مترادف ہے۔ پس اس موقعہ پر انگریز کا حوالہ دینا جو خود اس قسم کے اختلافات کو ہوا دے کر اپنا الّو سیدھا رکھنا چاہتا تھا محض شرارت ہے جس میں نیک نیتی کا کوئی شائبہ نظر نہیں آتا۔

اب ہم حکومتِ پاکستان کے خلاف شور مچانے والوں کے تیسرے اعتراض کی طرف آتے ہیں جو نہایت اہم ہے۔ معاصر "آزاد" اور "قاصد" نے لکھا ہے کہ ضبطی کے متعلق حکومت کے اس اقدام کی زد "الشہاب" پر نہیں بلکہ شریعتِ اسلامیہ پر پڑتی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ سب سے بڑا مغالطہ ہے جو اس ضمن میں پاکستان کے صلح جو و امن پسند شہریوں کو دیا جا رہا ہے اور جس کے ذریعہ انہیں تشدد پر اکسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قتل مرتد کے عقیدے کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ خاص اس دور کے علما کی ایجاد ہے۔ قرآن مجید کی کوئی ایک آیت ایسی پیش نہیں کی جا سکتی جس میں مرتدین کو قتل کر دینے کا اشارہ بھی پایا جاتا ہو۔ بھلا قرآن جیسی کامل ترین شریعت ایسے عقیدے کی کیونکر تعلیم دے سکتی ہے کہ جو اسلام کی بنیادوں کو جڑوں سے ہلا دینے والا ہو۔ اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے تو پھر اسلام وہ اسلام نہیں رہتا جسے قریباً آج سے چودہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت اس دنیا میں قائم کیا تھا۔

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

ولقد ارسلنا رسلنا بالبینات
وانزلنا معھم الکتاب والمیزان
لیقوم الناس بالقسط

"ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب و میزان کو اتارا تاکہ انسانیت عدل و قسط کی بنیاد پر قائم ہو۔"

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عدل کے قیام پر بہت زور دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو یہاں تک تاکید کی ہے کہ وہ دشمنوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں بھی انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

لا یجرمنکم شنان قوم
علیٰ الا تعدلوا اعدلوا
ھو اقرب للتقویٰ۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کی دشمنی میں تم عدل کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھو"

بہرحال اسلام دوست دشمن کے ساتھ

عدل برتنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر اس زمانے کے مولویوں کی طرح دوسرے مذاہب والے بھی یہ طریق اختیار کر لیں اور وہ بھی ہر اس شخص کو قتل کرنے کی ٹھان لیں جو شریعت حقہ پر ایمان لا کر حلقہ بگوش اسلام ہو تو عدل و انصاف کی رو سے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا جس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ اسلام کی تبلیغ رک جائے گی اور وہ اسلام جو عالمگیر مذہب ہونے کا دعویدار ہے چند کروڑ نفوس کے درمیان محدود ہو کر رہ جائیگا۔ حالانکہ ابھی دنیا کی اکثریت اسلام سے برگشتہ ہے۔ پھر اسلام کا نام ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے اور اس کا مقصود دنیا سے فتنہ و فساد کو مٹانا ہے۔ لیکن ارتداد اختیار کرنے والوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے ظلم کا جو دروازہ کھلتا ہے وہ اسلام کے اس دعویٰ کو باطل کر کے رکھ دیتا ہے کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ پھر اس غلط عقیدے کی موجودگی میں اسلام کا یہ دعویٰ کہ:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (دین کے بارے میں جبر جائز نہیں) — اور:

مَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ (کہ جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے نہ مانے) بے حقیقت ہو کر رہ جاتا ہے۔ وہ مذہب جس کی مزید تبلیغ رک جائے اور خود جس کے پیرو آزادیٔ ضمیر سے محروم ہو کر نت نئے وساوس کی بدولت منافقت کے جنگل میں بھٹکتے چلے جائیں بھلا دینِ فطرت کہلا سکتا ہے؟ اور اپنے اس دعویٰ میں حق بجانب قرار دیا سکتا ہے کہ وہ تمام دنیا کے لئے ہے اور ساتھ ہی تمام زمانوں پر حاوی ہے۔ پس یہ ایک عقیدہ ہی جسے اس زمانے کے مولوی صاحبان نے قتل مرتد کا نام دیا ہے اسلام کی جڑوں پر تبر رکھنے اور پاکستان میں فتنہ و فساد کا دروازہ کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جب اسلام میں اس عقیدے کے لئے کوئی گنجائش نہیں اور قرآن مجید میں اس کے جواز کے لئے کوئی ایک آیت کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ تو پھر یہ کس قدر بددیانتی ہے کہ "الشہاب" کی غلطی کو قرآن و حدیث کی غلطی پر محمول کیا جائے۔

لے دے کر آج تک اس عقیدے کی تائید میں ایک آیت پیش کی گئی ہے اور وہ بھی بنی اسرائیل کے متعلق ہے جس میں ان کی سرتابی کے باعث انہیں قتل نفس کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ آیت یہ ہے:

اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ۔

"یعنی اے بنی اسرائیل! تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اب توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اپنے نفسوں کو قتل کرو۔"

اس میں بنی اسرائیل کو خود حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو قتل کریں جو خودکشی پر دلالت کرتا ہے اور خودکشی دینِ خدا میں قطعی حرام ہے۔ پھر ایک مرتد کو جو دینِ حنیف سے پھر جائے اور اس کی تعلیمات پر اس کا ایمان نہ رہے۔ یہ حکم دینا کہ وہ اس جرم کی پاداش میں خودکشی کر لے بے معنی ٹھہرتا ہے۔ ظاہر ہے یہ قتل نفس اپنے اندر کچھ اور معنی رکھتا ہے اور وہ معانی وہی ہیں جو تفسیر کبیر، روح البیان، بحر المحیط اور مفردات راغب میں آئمہ نے کئے ہیں۔ یعنی نفسانی خواہشوں کا قلع قمع کرنا، شہوات کو مٹانا اور اپنے نفسوں کو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں فنا کرنا وغیرہ۔ پھر اس امر سے بھی ان معانی کی تائید ہوتی ہے کہ اس قتل نفس کا ذکر توبہ اور رجوع الی اللہ کے بعد کیا گیا ہے۔ پس اس آیت کو قتل مرتد کی تائید میں پیش کرنا کسی صورت میں بھی درست نہیں ہے۔ برخلاف اس کے قرآن مجید کی بیسیوں آیات ایسی پیش کی جا سکتی ہیں جن میں ارتداد اختیار کرنے والوں کو سزا دینے کا تمام معاملہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور انہیں اس سرتابی پر آخرت کے عذاب سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ

"جس کا جی چاہے مانے جس کا جی چاہے نہ مانے"

گویا ہر شخص دین اختیار کرنے یا اس سے پھر جانے میں آزاد ہے۔ کیونکہ دین کا اختیار کرنا اس وقت تک عمل میں نہیں آ سکتا جب تک کہ وہ سابقہ دین سے نہ پھرے۔ ایمان کا تعلق تو دل سے ہوتا ہے۔ جب اپنی شومئی قسمت سے دل، ایمان سے خالی ہو جائے تو پھر کسی کو مسلمان رہنے پر مجبور کرنا اسے منافق بنانے کے مترادف ہے:

۲- اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا۔

"بے شک جن لوگوں پر رستہ ظاہر ہو گیا اور ظاہر ہوئے پیچھے انہوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستے سے انہوں نے روکا اور رسول کی مخالفت کی۔ خدا کو یہ لوگ کسی طرح نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔"

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ مِّنْ بَعْدِ ..... الخ

"بے شک جن لوگوں کو دین کا سیدھا رستہ معلوم ہوا اور پھر بھی وہ الٹے پاؤں پھر گئے (یعنی مرتد ہو گئے) شیطان نے ان کو بتے دیے اور ان کی آرزوؤں کی رسیاں دراز کر دیں۔"

(۴) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا۔

"جو لوگ اسلام لائے پھر اسلام سے پھر بیٹھے (یعنی مرتد ہو گئے) پھر اسلام لائے۔ پھر اسلام سے پھر گئے اور (مرتد ہو جانے کے بعد) کفر میں بڑھتے گئے تو خدا ان کی مغفرت کرے گا اور نہ ان کو راہِ راست ہی دکھلائے گا۔"

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس آیت میں ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو بار بار ارتداد اختیار کرتے ہیں۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص بار بار ارتداد اختیار کرے اور پھر کفر میں بڑھتا ہی چلا جائے؟ اس غلط عقیدے کی رو سے پہلی مرتبہ ہی ارتداد اختیار کرنے پر وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ مزید ارتداد کا موقعہ ہی کیسے پیدا ہو؟ کسی شخص کا بار بار ارتداد اختیار کرنا اور بالآخر کفر میں بڑھتے ہی چلے جانا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ اسلام میں مرتد ہرگز واجب قتل نہیں ہے۔ الغرض بے شمار ایسی آیات ہیں جن میں مرتدین کا ذکر تو موجود ہے لیکن ان کے واجب القتل ہونے کا کوئی اشارہ موجود نہیں ہے بلکہ انہیں محض گمراہ قرار دے کر جنتی زندگی سے محروم قرار دیا گیا ہے۔

یہ ثابت کر چکنے کے بعد کہ قتل مرتد کا عقیدہ اسلام کی رو سے سراسر باطل ہے اور اس کو اسلام میں داخل کرنا گویا خود اسلام کی جڑوں پر تبر رکھنا ہے اب ہم اس پہلو کی طرف آتے ہیں کہ بالخصوص پاکستان میں اس غلط عقیدے کی تبلیغ و اشاعت کس طرح خطرناک نتائج پیدا کرنیکا موجب بن سکتی ہے

گذشتہ تین سال کے تجربے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ برصغیر میں امن و امان کے قیام کا دارومدار اقلیتوں میں خود حفاظتی کے احساس اور اعتماد کی بحالی پر ہے۔ مولوی صاحبان کا یہ ایک عقیدہ خرمن اعتماد کو نذرِ آتش کر کے برصغیر کے امن کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی اخبارات کئی بار اس موضوع پر اظہار کر کے لکھ چکے ہیں کہ اگر اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے تو پھر اقلیتوں کا پاکستان میں محفوظ رہنا محال نہیں ناممکن ہے۔ چونکہ پاکستانی عیسائیوں کی ایک خاصی تعداد مسلمانوں ہی میں سے آئی ہے اور آئندہ بھی ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجے میں اسبات کا امکان ہے کہ اکا دکا مسلمان عیسائیت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کے دلوں میں خدشات کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اور اس کی تمام ذمہ داری ان مولویوں پر عاید ہوتی ہے۔ جنہوں نے اس غلط عقیدے کو اسلام میں ٹھونس کر اسلام کے خوشنما چہرے کو داغدار کیا ہے۔ یہ عاقبت نااندیش لوگ جو اس وقت اس عقیدے کی ترویج و اشاعت میں کوشاں ہیں۔ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کے لئے مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر رہے ہیں اور ساتھ ہی ہندوستان میں بسنے والے چار کروڑ مسلمانوں کی زندگیوں کے لئے ایسا خطرہ پیدا کرنے میں مصروف ہیں کہ جو انہیں کالعدم ہو جانے یا ہجرت کر جانے پر مجبور کرے گا۔ ان کی ہلاکت یا ہجرت کے نتائج اسقدر خوفناک ہوں گے کہ ان کے تصور سے ہی روح کانپ اٹھتی ہے

ان حالات ہم واشگاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس نازک ترین دور میں قتل مرتد کے غلط عقیدے کو ہوا دینے والے قوم و ملک کے دشمن ہیں اور ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک روا رکھنا ضروری ہے۔ اسی لئے

ہم حکومتِ پنجاب کو اس اقدام پر مستحق مبارکباد سمجھتے ہیں جو اس نے بیس برس پہلے کی ایک پرانی تحریر کی شرانگیز اشاعت کو روکنے کے بارے میں بروقت کیا ہے اور اس طرح قوم و ملک کو ایک خطرہ عظیم سے بچانے میں کمال جرأت اور ہوشمندی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

درخواست ہائے دعا

میرے بہنوئی چوہدری محبوب عالم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لاہور گذشتہ دنوں شدید بیمار رہے ہیں۔ اب بہت افاقہ ہے۔ لیکن مرض بکلی رفع نہیں ہوا۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(منیر احمد رئیس)

۲- میرا چھوٹا بھائی عزیزم شمشاد احمد ابن حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(بشارت احمد بی۔ ایم۔ اے جہلم)

(۳) خاکسار کے والد محترم شدید بیمار ہیں۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا۔ خاکسار کی ہمشیرہ بھی بیمار ہے۔ اسکے لئے بھی درخواست دعا ہے

(خاکسار محمد علی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ مسجد مبارک ربوہ

منجانب افراد جماعت احمدیہ مگھیانہ ضلع جھنگ

نمبر شمار	نام معطی	رقم وصول شدہ
۱	سید محمد حسین شاہ صاحب	۱-۰-۰
۲	شیخ محمد بشیر احمد صاحب	۵۱-۰-۰
۳	راجہ محمد طالب خان صاحب	۰-۸-۰
۴	منشی سراج الدین صاحب معہ اہلیہ و بچگان	۱۵-۰-۰
۵	چوہدری عبد الباری صاحب معہ اہلیہ و بچگان	۱۵-۰-۰
۶	سید حسن شاہ صاحب	۲-۰-۰
۷	ماسٹر محمد رمضان صاحب	۱-۰-۰
۸	چوہدری عبد الحق صاحب	۳-۰-۰
۹	میاں نادر علی صاحب	۱-۰-۰
۱۰	میاں عبد الرحیم صاحب	۴-۰-۰
۱۱	میاں سکندر علی صاحب	۵-۰-۰
۱۲	میاں شہاب الدین صاحب	۲-۰-۰
۱۳	مستری محمد عبد اللہ صاحب	۱-۰-۰
۱۴	میاں علاؤ الدین صاحب	۱-۰-۰
۱۵	میاں اللہ داد صاحب	۱-۰-۰
۱۶	میاں فضل حق صاحب	۱-۰-۰
۱۷	مہراں بی بی صاحبہ	۱-۰-۰
۱۸	میاں شریف احمد صاحب	۲-۰-۰
۱۹	میاں رفیق احمد صاحب	۱-۰-۰
۲۰	میاں کریم احمد پسر شریف احمد صاحب	۱-۰-۰
۲۱	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	۵-۰-۰
۲۲	مولوی احمد دین صاحب	۲-۰-۰
۲۳	چوہدری شریف احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ بسواری ماسٹر و ہاں و نے خان	۱۰-۰-۰
۲۴	" وہاں دخان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۵-۰-۰
۲۵	میاں شیر محمد صاحب	۲-۰-۰
۲۶	" رشید احمد ولد میاں علاء الدین صاحب	۲-۰-۰
۲۷	چوہدری محمد احمد صاحب باجوہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل	۵-۰-۰
۲۸	چوہدری عبد الباری صاحب آڑھتی	۵-۰-۰
۲۹	میاں محمد طفیل صاحب	۱-۰-۰
۳۰	حکیم غلام قادر صاحب آف شورعہ	۱-۰-۰
۳۱	چوہدری عبد الغنی معہ بچگان	
	عبد الخالق - عبد المالک	۲-۰-۰

نمبر شمار	نام معطی	رقم وصول شدہ
۳۲	چوہدری بابو خان صاحب - چوہدری محمد صدیق و چوہدری محمد رفیق صاحب	۳-۰-۰
۳۳	میاں نور احمد صاحب	۱۰-۰-۰
۳۴	چوہدری سردار احمد صاحب	۲-۰-۰
۳۵	سلامت بی بی صاحبہ	۱-۰-۰
۳۶	میاں لودل خاں صاحب	۵-۰-۰
۳۷	مائی سلیمہ بیگم صاحبہ	۲-۰-۰
۳۸	مائی کریم بی بی صاحبہ	۲-۰-۰
۳۹	میاں محمد اسمٰعیل صاحب	۲-۰-۰
۴۰	" حیدر علی صاحب	۱-۰-۰
۴۱	مبارک احمد - نثار احمد پسران میاں حیدر علی صاحب و امۃ الثریا بیگم دختر میاں حیدر علی صاحب	۰-۵-۰
۴۲	شیخ محمود احمد صاحب بشیر	۱۰-۰-۰
۴۳	شیخ محمد بشیر صاحب محل	۱-۰-۰
۴۴	میاں علی محمد صاحب آف گھاچوں	۳-۰-۰
۴۵	راجہ محمد طالب خان صاحب	۱-۰-۰
۴۶	چوہدری عبد الجبار صاحب نمبردار	۶-۰-۰
۴۷	" محمد عبد اللہ صاحب نہر	۰-۴-۰
۴۸	" عزیز الدین صاحب	۲-۰-۰
۴۹	ماسٹر محمد رمضان صاحب	۵-۰-۰
۵۰	چوہدری عمر دین صاحب آف ننگہ	۵-۰-۰
۵۱	" مولا بخش صاحب از طرف چوہدری لقمان صاحب مرحوم	۴-۰-۰
۵۲	" رحمت اللہ صاحب	۱-۰-۰
۵۳	بنت چوہدری جلال الدین صاحب	۱-۰-۰
۵۴	چوہدری شاہ صاحب	۱-۹-۳
۵۵	ڈاکٹر محمد بخش صاحب	۵-۰-۰
۵۶	میاں واحد بخش صاحب لیبر	۱-۰-۰
	حکیم عبد الکریم صاحب	
۵۷	میاں احمد بخش صاحب	۳-۰-۰
۵۸	راجہ محمد طالب خان صاحب	۱-۰-۰
۵۹	عصمت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں حیدر علی صاحب	۷-۰-۰
	کل میزان	۲۲۵-۱۰-۳

(نظارت بیت المال)

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پاکستان کی زراعت

پاکستان کی زراعت اور کاشتکاروں کو اپنی وسیع قابل کاشت زمین دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کے پانی اور ملک کی ۹۲ فی صدی زراعت پیشہ آبادی کی وجہ سے پاکستان کی زرعی اقتصادیات میں اضافہ کرنے کے زبردست مواقع حاصل ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کی تین چوتھائی سے زیادہ برآمدی اشیاء زراعت یا زرعی پیداوار سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس طرح پاکستان کی زراعت غیر ملکی تجارتی توازن کو موافق بنانے میں بھی ایک انتہائی کام انجام دیتی ہے۔ یہیں وہ خیالات جو حکومت پاکستان کی زرعی توسیع کے مشیر مسٹر کارل نکاس نے ۱۲ اگست کی شام کو پاکستانی زراعت کا چیلنج کے موضوع پر زراعت سے دلچسپی رکھنے والے ان اشخاص کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ظاہر کئے

پاکستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور زمین کی مختلف خرابیوں مثلاً زمین کی فرسودگی۔ سیم اور نقصان رساں نمک کی زیادتی پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود پاکستان کی زراعت اب تک ہماری ضروریات پوری کرتی رہی ہے۔ لیکن آئندہ کے لئے ہمیں زراعت کے ایسے طریقوں پر عمل پیرا ہونا چاہیئے جس سے زمین کی فرسودگی۔ نمک اور سیم سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اس کے علاوہ ہمیں عالمی منڈی میں مقابلہ کرنے کے لئے اپنی پیداوار کو عمدہ اور سستا بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

دعائے مغفرت:- میری والدہ ایک طویل بیماری کے بعد ربوہ میں فوت ہو گئی ہیں احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مستری محمد اسلم رتن باغ لاہور)

زکیہ لائبریری کا قیام

جناب ایس پی شیخ پرنسپل ایس سی کالج لاہور نے اپنی مرحومہ بیگم زکیہ پروین صاحبہ کی یاد میں ایک شاندار لائبریری قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے سلسلہ کی اہم علمی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سردست یہ لائبریری لاہور میں رہیگی اس کے بعد اسے ربوہ منتقل کر دیا جائے گا۔

لائبریری میں تمام ایسی کتب رکھی جائیں گی۔ جو ہمارے سلسلہ کے لئے مفید ضروری ہوں اور جن سے ہمارے علماء استفادہ کر سکیں۔ لہذا اہل علم حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ہماری رہنمائی اور امداد فرماتے ہوئے ایسی کتب کے ناموں اور قیمت وغیرہ سے مطلع فرمائیں۔ اور فروخت کنندگان کتب کی فہرست ارسال فرمائیں۔

نیز جن احباب کے پاس بعض زائد کتب ہوں یا اپنے ذاتی مفاد کو عوامی مفاد پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ ایسی کتب ہمیں ہدیہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خرچ ڈاک یا پارسل ہم خود برداشت کریں گے ہر قسم کی خط و کتابت مجھ سے کی جائے۔

خاکسار منیر اویس ۳ میکلیگن روڈ لاہور

اشتہار آگاہی ہر خاص و عام

بعدالت جناب سید محسن رضا زیدی سب جج بہادر درجہ اول لاہور

محمد اسمٰعیل ولد عبد اللہ خاں قوم راجپوت سکنہ حال گلی مکان ۱۹ رام گلی (مغلپورہ) } عوام الناس

بمقدمہ نمبر ۲۲/۵

آگاہی ہر خاص و عام

مقدمہ مندرجہ بالا میں محمد اسمٰعیل سائل نے درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ جانشینی بعد از قبضہ مالیتی عبد اللہ خاں متوفی بذا لہ ۳۴۵/- روپے عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر ہو وہ بتاریخ ۱۳/۵ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ ۳۱/۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
مینیجر اشتہارات

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی۔ بس سروس لمیٹڈ آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خاں مینیجر جی۔ ٹی۔ بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان

پاکستان نے اتحاد کی برکت سے ہی اپنی تمام مشکلات پر قابو پایا ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم اتحاد، یقین اور نظم و ضبط کے اصولوں پر آئندہ بھی سختی سے عمل پیرا ہیں

قائد اعظم کی دوسری برسی کے موقع پر باشندگان لاہور کے عظیم الشان اجتماع سے عبد الرب نشتر کا خطاب

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۲ ستمبر۔ کل شام قائد اعظم کی دوسری برسی کے موقع پر گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے باشندگان لاہور کے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہمارے پاس صرف اور صرف ایک ہی چیز تھی جس کی برکت سے ہم اپنی مشکلات پر قابو پاتے چلے گئے۔ اور ہر آن ہمارا قدم ترقی کی طرف ہی اٹھتا رہا۔ وہ تھا ہمارا بے نظیر اتحاد۔ یہ اتحاد قائد اعظم کی بدولت ہمیں نصیب ہوا۔ جیتے جی انہوں نے اس پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ اسی لئے ان کا وجود پاکستان کا سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ تھا۔ آج جب کہ ہمیں کئی قسم کی مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم "اتحاد۔ یقین اور نظم و ضبط" کے اس سبق کو نہ بھولیں۔ جسے قائد اعظم نے ہمارے ذہن نشین کرایا۔ اور تا دم آخر وہ اس پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے رہے۔

علماء کی روش

یہ عظیم الشان جلسہ گول باغ میں شام کو چھ بجے منعقد ہوا ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے تقریر کے شروع میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ مسلمانوں کو منظم کرنے اور پھر بالآخر انہیں آزادی کی دولت سے مالا مال کرنے میں۔ قائد اعظم کو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ متعدد واقعات بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اغیار تو پھر اغیار تھے انہوں نے مخالفت کرنی ہی تھی۔ افسوس تو یہ ہے کہ ان مسلمانوں نے جنہیں اپنی علمیت اور زہد و تقا پر بڑا ناز تھا قائد اعظم کو ناکام بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہاں تک کہ وہ علی الاعلان دشمنوں سے جا ملے۔ الغرض مخالفت کا زبردست طوفان اٹھا راستے میں بڑی بڑی رکاوٹیں حائل کی گئیں۔ لیکن وہ مرد خدا اپنی جگہ مضبوطی سے قائم رہا۔ اس کے سامنے ایک ہی مقصد تھا کہ مسلمانوں کی کشتی کو پار لگائے۔ وہ جانتا تھا کہ طوفان بلا کا ہے کشتی بھی شکستہ ہے۔ اور کنارہ بھی بہت دور لیکن اس نے ہمت نہ ہاری آخر ایک دن وہ مشکلات کے پہاڑوں کو خس و خاشاک کی طرح اڑا دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے مخالفین کی زبان سے یہ کہلوا کے دم لیا کہ تقسیم ہی آزادی کے مسئلہ کا صحیح حل ہے۔ یہ مخالف وہی تھے۔ جو پاکستان کے قیام کو ناممکن بتلاتے تھے۔ یہ کوئی چھوٹا سا کارنامہ نہیں ہے جو ایک فرد واحد نے اپنی عقل اور انتھک کوشش کے بل پر قلیل سے عرصہ میں کر دکھایا۔ دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال مشکل سے ہی ملے گی۔

مہاجر کہاں ہیں؟

تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز ایکسی لینسی نے فرمایا۔ پاکستان حاصل کر لینے کے بعد نئے مسائل پیدا ہوئے اور نئی مشکلات نے سر اٹھایا۔ قائد اعظم نے ان مشکلات کا بھی نہایت پامردی سے مقابلہ کیا۔ اور نئی مملکت کو اسی طرح مضبوط بنیادوں پر قائم کر دکھایا جس طرح انہوں نے اس کے حصول کو ممکن بنایا تھا۔ پاکستان کی مملکت کو سب سے پہلے مہاجرین کے مسئلہ سے دوچار ہونا پڑا۔ لاکھوں لاکھ مہاجر اپنے گھر بار چھوڑ کر پاکستان آنے پر مجبور ہوئے۔ قائد اعظم کی رہنمائی میں انہیں اس خوش اسلوبی سے ایک نئی مملکت کی اقتصادی زندگی میں کھپایا گیا۔ کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ اس موقعہ پر آپ نے بتایا۔ کہ پچھلے سال جب ویسٹ انڈینز کی ٹیم پاکستان آئی۔ تو اس کے کھلاڑیوں نے مجھ سے بھی ملاقات کی۔ اور دوران ملاقات میں انہوں نے پوچھا۔ آپ کے پناہ گزین کہاں ہیں۔ میں نے کہا ہمارے ہاں تو ان کی کمی نہیں ہندوستان کی نسبت ہمارے ہاں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس پر انہوں نے پھر دریافت کیا کہ وہ ہیں کہاں۔ وضاحت طلب کرنے پر انہوں نے بتایا۔ کہ ہندوستان میں تو جگہ جگہ جھونپڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ جن میں بہت ہی مفلوک الحال لوگ آباد ہیں۔ ہم پوچھتے تھے۔ یہ کون ہیں۔ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ یہ پناہ گزین ہیں۔ ہمیں یہاں پاکستان میں ایسے پناہ گزین کہیں دکھائی نہیں دیئے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد عزت مآب گورنر پنجاب نے فرمایا کہ شکر کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس مشکل پر عبور حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیابی دی

کشمیر کا مسئلہ

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے گورنر پنجاب نے فرمایا۔ دوسرا بڑا مسئلہ جس سے پاکستان کو دوچار ہونا پڑا وہ کشمیر کا معاملہ تھا۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے پنڈت نہرو کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا جو انہوں نے سر اوون ڈکسن کی ناکامی کے بعد نئی دہلی میں دیا تھا۔

آپ نے فرمایا اگر پنڈت نہرو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ طاقت کے بل پر کشمیر کو اپنے قبضہ میں لے لیں گے۔ تو انہیں اسے اپنے دماغ سے نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ کشمیر کا بچہ بچہ یہ عزم کر چکا ہے۔ کہ وہ رائے شماری کے وقت پاکستان کے ساتھ شمولیت کے حق میں ووٹ دیگا اس بارے میں پاکستانی باشندوں کے جذبات تو ہیں ہی الم نشرح۔ یہاں ہر شخص کی زبان پر یہی ہے کہ وہ کشمیر کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کر کے ہی دم لیں گے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسی قوم یا ملک کو جو ہمارے حقوق غصب کرنا چاہتا ہو۔ یہ بتا دیں کہ پاکستان اتنا مضبوط اور طاقتور ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے حقوق غصب نہیں کر سکتی۔ اس ضمن میں یہ بھی آپ نے واضح فرمایا کہ پاکستان کسی سے لڑائی مول لینا نہیں چاہتا لیکن دنیا کی حالت ایسی ہے۔ کہ اس میں کمزور کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ دنیا والوں کی نگاہ میں آج کمزوری سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس گناہ کے ارتکاب سے بچنے کیلئے ظاہر ہے کہ ہر اس قوم کو جو اپنی آزادی برقرار رکھنا چاہتی ہے۔ اپنے دفاع کو لازمی طور پر مضبوط کرنا پڑے گا۔

معترضین کو جواب

اس کے بعد عزت مآب سردار عبد الرب نشتر نے ان جماعتوں اور عناصر کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ جن کا ماضی سیاسی لحاظ سے بہت مشتبہ اور مخدوش رہا ہے۔ آپ نے فرمایا لوگ کہتے ہیں ڈیفنس پر کیوں خرچ ہو رہا ہے۔ رفاہی کاموں پر زیادہ سے زیادہ رقم خرچ ہونی چاہیئے۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر آزادی ہی قائم نہ رہی تو پھر رفاہی امور کس کام آئیں گے۔ میرا یہ عقیدہ ہے۔ اور میں اسے ببانگ دہل کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت سب سے بڑی سب سے اہم اور سب پر مقدم ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی تمام توجہات کو پاکستان کی مضبوطی و استحکام کیطرف لگا دیں۔ اور اسے صحیح معنوں میں اتنا مضبوط بنا دیں کہ کوئی قوم یا ملک اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے کیونکہ آج ہماری اپنی ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیائے اسلام کی فلاح و بہبود اور سرخروئی و سربلندی پاکستان کے استحکام کے ساتھ وابستہ ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے گورنر نے فرمایا آج کہا جاتا ہے کہ ملک کی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ یہاں کئی پارٹیاں ہوں جو باہمی ایک دوسرے کا احتساب کریں۔ چنانچہ کہنے والے کہتے ہیں کہ پارٹیوں میں تقسیم ہو جاؤ۔ ڈیفنس پر روپیہ خرچ نہ کرو وغیرہ وغیرہ عجب نصیحت کنندگان ہیں کہ الٹا مشورہ دے رہے ہیں یعنی یہ کہ باہمی انتشار اور ڈیفنس کی کمزوری میں ہی ہماری کامیابی کا راز پنہاں ہے۔ یہ لوگ قوم کے خیر خواہ نہیں ہیں یہ کیے کرائے پر پانی پھیر دینا چاہتے ہیں۔ پھر بعض علماء کہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے قیام سے قبل اور اس کے بعد بھی پاکستان کی قیادت اہل بدعت کے ہاتھ میں رہی ہے ان کی اس بات سے دل دکھتا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے گریبانوں میں منہ ڈالیں اور بتائیں کہ انہوں نے دس کروڑ مسلمانوں کیلئے کیا کیا۔ خدا نے انہی مغربیت زدہ لوگوں کو جو ہمارے صاحبان جبہ و دستار کو اہل بدعت نظر آتے ہیں۔ یہ بزرگی عطا فرمائی کہ وہی قوم و ملک کی رستگاری کا موجب بنے۔ آپ نے یہاں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ قیام پاکستان سے قبل ایک مرتبہ میں نے قائد اعظم سے کہا کہ آج بڑے بڑے عالم اور سجادہ نشین بھی آپ کی تعظیم پر مجبور ہو گئے ہیں آپ فرمانے لگے۔ میری ظاہری زندگی میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ میں عالم یا متقی کہلا سکوں۔ لیکن مجھ میں ایک صفت ہے جس نے میرے سارے عیوب ڈھانپ دیئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان کو یہ یقین ہو چکا ہے کہ میں مسلمانوں کے مفاد کو کسی قیمت پر بھی نہ بیچوں گا۔ ان میں جنہیں ہمارے مولوی اہل بدعت میں شمار کرتے ہیں۔ خلوص تھا۔ صداقت تھی۔ خدمت کیلئے لوث جذبہ تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے وہ کام کر دکھایا کہ جس کی مثال مشکل سے ہی ملے گی۔ ایک غلام ملک کو آزاد کرنے کی نسبت ایک مملکت کو عدم سے وجود میں لانا۔ اور پھر انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں مشکلات پر قابو پا کر اسے زندہ رکھنا اور ترقی کے راستے پر چلانا بدرجہا زیادہ کٹھن اور دشوار ہے

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ بعض لوگ کہتے ہیں پاکستان کو تو اب تک آسمان پر ہونا چاہیئے تھا۔ ان کو میں کہتا ہوں کہ پاکستان اگر بام عروج پر نہیں پہنچا۔ تو اس نے پیچھے بھی قدم نہیں ہٹایا۔ اور نہ ہی اس جگہ جما رہا جہاں وہ تھا۔ اس نے اپنے اوپر جمود طاری ہونے نہیں دیا۔ وہ برابر آگے قدم بڑھا رہا ہے۔ مشکلات بیشک ہیں۔ مشرق میں ہمارے خلاف منصوبے بندیاں ہو رہی ہیں۔ مغرب میں بھی ہمارے کچھ بھائی ہم کو زک پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اندرون ملک میں بھی کئی قسم کی الجھنیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہمارا رب المشرق و المغرب ان تمام مشکلات کو آسان کر دیگا۔ قرآن نے ہمیں بتایا ہے کہ یہ آسمان اور اس کے ستارے ہمارے لئے پیدا ہوئے ہیں اور ان کی خلا میں یہ زمین اور اس کی وسعتیں دنیا کی پہنائیاں اور سمندروں کی گہرائیاں ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جسے تم مسخر نہ کر سکو۔ اس لئے میں دوستوں سے کہتا ہوں کہ مشکلات سے مت گھبراؤ۔ ہم تو اس وقت نہیں گھبرائے تھے جب ہمیں کہا جاتا تھا۔ کہ تم اقلیت ہو پچیس فی صدی نمائندگی لے لو۔ آج تو ہم ایک زندہ قوم ہیں۔ ایک آزاد ملک کے مالک ہیں۔ ہمارے کارناموں سے دنیا میں ہماری ساکھ قائم ہو چکی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ ہم اتحاد و اتفاق کی حفاظت کریں۔ اور قائد اعظم کے اس سبق کو نہ بھولیں۔ جو ہمیں انہوں نے بار بار دیا اور اسی کی برکت سے ہم نے اپنی مشکلات پر قابو پایا۔ وہ سبق ہے۔

"اتحاد۔ یقین اور نظم و ضبط"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور میں عورتوں اور بچوں کے علاج کا خاص انتظام ہے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الناصر　　خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر دوم کا وعدہ آخری میعاد سے بہت قبل ادا کرنے والے

مخلصین کی تیسری فہرست

راولپنڈی

بابو انشاء اللہ صاحب	راولپنڈی	۸۰/-
اہلیہ عبدالستار صاحب خادم	"	۶/-
چوہدری ظفراللہ خان صاحب	"	۳۰/-
والدہ عبدالغفور صاحب	"	۵/-
کیپٹن محمد اقبال صاحب	"	۲۰۰/-
مسعودہ بیگم اہلیہ محمد انشاء اللہ صاحب	"	۵/-
والدہ صاحبہ چوہدری دین محمد صاحب بھٹی	"	۸/-
اللہ بخش صاحب صراف	"	۲۰/-
سعیدہ بیگم والدہ نثار احمد صاحب	"	۶/۹
طاہرہ نثار احمد صاحب	"	۱۰/۸
خلیل احمد صاحب طالب علم	"	۵/-
چوہدری احمد خان صاحب	"	۲۵/-
میرزا ایم۔ ایس نسیم غازی	"	۱۰۰/-
محمد ظفر صاحب کلیم	"	۶/۸
محمد منظور صاحب بی۔ اے	"	۳۲/-
چوہدری علی محمد صاحب	"	۴۶/۴
بچگان و اہلیہ " "	"	۲۴/-
قاضی فضل عظیم صاحب	"	۴۰/-
غیر احمدی اقارب بشیر احمد چغتائی	"	۴۵/-
والدہ نورالدین صاحب سعید پوری گیٹ	"	۶/-
سعید احمد ولد شرافت احمد صاحب	"	۵/-
حوالدار محمد اسمٰعیل صاحب	"	۱۰۱/-
چوہدری نصیر احمد صاحب بھٹی	"	۴۳/-
صفیہ بیگم اہلیہ " "	"	۱۱/-
شمیم احمد پسر " "	"	۵/-
امۃ العزیز صاحبہ ہمشیرہ نصیر احمد بھٹی	"	۱۳/-
ماسٹر خدا بخش صاحب نیا محلہ	"	۱۵/-
اہلیہ " " "	"	۵/-
ڈاکٹر میجر منظور احمد صاحب	"	۲۰۰/-
اہلیہ صاحبہ شہاب دین صاحب	"	۵/-
علی حسن صاحب پرسرام نگر	"	۲۰/-

غازی محمد صدیق صاحب	راولپنڈی	۱۸/۱۲
جمعدار غلام رسول صاحب معہ اہلیہ	"	۸۹/-
محمد ریاض صاحب واٹرمین	"	۱۲/-
قریشی ضیاء الحق صاحب ولد عبدالغنی صاحب	"	۵/-

حسن آرا اختر بنت خواجہ ظہورالدین صاحب بٹ	گوجرخان	۱۲/-
ڈاکٹر مظفر احمد صاحب	ٹیکسلا	۵۰/-
محمد صدیق صاحب گن فٹر جبل پور	حال راولپنڈی	۲۸/۴

"اُن دوستوں نے جو وعدے پُورے کر چکے ہیں اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب اُن کی باری ہے جو اَب تک ادا نہیں کر سکے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ بھی اخلاص میں دوسروں سے کم نہیں۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنے عمل سے میرے ظن کو پُورا کر دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

"مَیں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وعدہ پُورا کرنے کا ارادہ نہ ہو تو وعدے نہ کیا کرو۔ اگر اپنی خوشی سے وعدے کرو تو پھر چاہے موت آجائے۔ چاہے ذلّت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پُورا کرو"

(سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

محمد عالم صاحب مشن ہائی سکول	راولپنڈی	۵/-
محمد شریف صاحب کلرک رتہ امرال	"	۲۳/-
اہلیہ صاحبہ رفیع الدین صاحب بٹ چونگی محلہ	"	۵/-
محمد اسحٰق صاحب سٹورمین	"	۱۵/-
سپاہی فرٹ عبدالحق صاحب	"	۲۹/۸
چوہدری منظور احمد صاحب سگنل مین	کوہ مری	۲۳/۸
صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب	کہوٹہ	۱۰۰/-

سرحد

محمود احمد صاحب کلرک	کیملپور	۲۰/-
میاں نذر محمد صاحب	"	۵/۴
ماسٹر برکت اللہ صاحب	"	۱۶/-
بابو محمد احمد صاحب	"	۱۶/-
اہلیہ شیخ جمال احمد صاحب	"	۱۰/-

قریشی سمیع اللہ صاحب	میانوالی	۵/-
ناصر احمد صاحب	"	۱۶/-
چوہدری ظہورالدین صاحب	کندیاں	۵/-
صوبیدار بشیر احمد صاحب	ایبٹ آباد سرحد	۱۵۰/-
بشیرالدین احمد c/o F, & C وہاب دین صاحب	" "	۱۰/-
اہلیہ صوبیدار بشیر احمد صاحب	" "	۴۵/-
" میجر عبدالحی صاحب	" "	۵۰/-
حوالدار کلرک نذیر احمد صاحب	" "	۶۰/-
بیگم پیر محمد زمان شاہ صاحب	مانسہرہ	۴۰/-
دُختر " "	"	۳۵/-
ڈاکٹر عبدالحمید صاحب بقہ	"	۳۰/-
مبارک احمد صاحب قمر	"	۱۰/-
والد مرحوم مبارک احمد صاحب قمر	"	۱۰/-
سید محمد بشیر صاحب	"	۱۵/-
عبدالسلام صاحب	"	۳۵/-
مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبلغ	داتہ	۲۵/-
عبدالکریم صاحب	"	۱۰/-
اہلیہ قریشی نذیر احمد عطر شیشی		۱۹/-
حبیب الرحمٰن صاحب	ہری پور ہزارہ	۲۵/-
منظور احمد صاحب	پشاور سرحد	۵/-
قاضی محمد اسحٰق صاحب بسمل	"	۴۸/-
مولوی غلام احمد مہاجر	"	۴۱/-
ڈاکٹر عزیزالدین صاحب بیّ	"	۴۲/-
اہلیہ مرزا شمس الدین صاحب	"	۱۰/۲
محمود احمد صاحب کانڈیو	"	۱۰/-
نصیرہ بیگم عبدالغفور خان مرحوم	"	۵/۴
صفیہ بیگم بنت مولوی غلام رسول صاحب ایبکی	"	۱۹/-
سکینہ بیگم صاحبہ	"	۵/-
اہلیہ میر فضل دین صاحب	"	۵/-
عبدالبصیر صاحب	"	۵/-
زبیدہ خاتون صاحبہ	"	۵/-
غلام محمد صاحب۔ C.M.H.	"	۵/۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارجنٹ محمد شفیق احمد صاحب	پشاور سرحد	۱۷۰/-
والدہ صاحبہ	" "	۱۱/-
حوالدار عبد العزیز صاحب آف ودلمیال	"	۶۰/-
محمد افضل صاحب سول کوارٹر	"	۵/-
اہلیہ مرزا عبد المجید صاحب	"	۱۲/-
انور سلطانہ اہلیہ مبارک احمد ارشاد	"	۳۰/-
سارجنٹ بشیر احمد صاحب	"	۱۲/-
سیدہ نصرت فاطمہ صاحبہ	"	۳۰/-
اہلیہ بشیر الدین صاحب	"	۵/۱۰
معین الدین برادر بشیر الدین صاحب	"	۵/۱۰
نور جہاں بیگم اہلیہ پرنسپل کرامت اللہ خانصاحب پشاور		۱۰/-
محمد شریف صاحب	مردان	۵/-
چوہدری عبد اللطیف صاحب	"	۱۰/-
خواجہ منظر اللہ صاحب	"	۵/-
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
غلام حیدر صاحب	"	۵/-
محترمہ بلقیس بیگم بنت عبد اللطیف صاحب	"	۱۰۰/-
ناصرہ غفور صاحبہ	"	۱۰/-
بابو خورشید احمد صاحب لودھی سالپور چھاؤنی		۵۰/-
اہلیہ " "	"	۶/-
چوہدری نذیر احمد صاحب فرٹ	"	۳۵/۸
اقبال بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
بابو محمد ایوب صاحب	نوشہرہ چھاؤنی	۲۵/-
حوالدار کلرک مبارک احمد صاحب	"	۱۸/۴
سوار محمد رفیع صاحب	"	۸/-
" محمد شریف صاحب لائلپوری	"	۶/-
محمد شریف صاحب سیالکوٹی	"	۸/-
رحم علی صاحب	"	۱۳/-
غلام محمد صاحب مجوکہ	"	۱۰/-
ماسٹر محمد شفیع صاحب حلوائی	"	۵۵/-
اہلیہ مرزا اللہ دتہ صاحب	"	۵/۵
" دفعدار رسول احمد صاحب	"	۸/-
افضل محمود خاں طالب علم	"	۶/۵
اہلیہ راجہ محمد فیروز الدین صاحب	"	۵/-
والدین کیپٹن خادم حسین صاحب	"	۲۷/-
اہلیہ صاحب	" "	۵۶/-
راجہ محمد یونس صاحب c/o مرزا اللہ دتہ صاحب	"	۶/-
محمد ابراہیم صاحب	"	۵/۵
اہلیہ بابو محمد سعید صاحب	کوہاٹ	۲۰/-
مرزا بشیر احمد صاحب دکاندار	بنوں	۲۵/-
صاحبزادہ حمایت اللہ صاحب	"	۱۰/-
سید گل صاحب	سرائے نورنگ	۸/-
ام محمود احمد صاحب	"	۷/-
نذیر احمد صاحب	"	۵/-
محمد شیر خاں صاحب	ٹوپی	۵/۸
محمد الیاس خاں صاحب	"	۵/۸
سیدہ امۃ الوحید بنت ڈاکٹر عبد الوحید صاحب	کلاچی	۱۵/-
محمد علی خاں صاحب	چارسدہ	۹/-

اہلیہ فضل محمد صاحب پتی		۱۰/-

کشمیر

حسن الدین صاحب	کوٹلی	۵/-
دین محمد صاحب	"	۵/-
چوہدری علی محمد صاحب	"	۸/-
بابا منگو صاحب	"	۵/-
وکیل محمد خاں صاحب	"	۵/-
محمد الدین صاحب باغ آزاد کشمیر		۶/-
خواجہ فرمان علی صاحب کالا بن جالال احمد نگر جھنگ		۵/-

منٹگمری

محترمہ امۃ الحکیم بنت چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری		۱۹/-
ملک محمد مجید صاحب آڑھتی	"	۱۰/-
چوہدری محمد ادریس صاحب چک 95/6R	"	۳۱/-

"مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اِس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ تحریک جدید کے چندے طوعی ہیں اسلئے ان کو پُورا کرنے کے لئے پُوری کوشش کرنی چاہیئے اور اِس بات کا خیال رکھنا چاہیئے اگر اُنہیں اس قربانی کی توفیق نہیں ملتی تو اِس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُنکی پہلی قربانیوں کو قبول نہیں کیا ورنہ آج اُن سے سُستی سرزد نہ ہوتی۔ سُستی کے معنی یہ ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے۔ پس مَیں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ دوست سُستی اور غفلت ترک کر دیں۔ کیونکہ اِس سے اُنکی پہلے سالوں کی قربانیاں بھی ضائع ہو جائینگی۔"

(حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

چوہدری محمد عیسیٰ صاحب چک 95/6R	منٹگمری	۳۱/۱۵
" یار محمد صاحب	" "	۶/۸
" محمد طفیل صاحب حجام	" "	۱۵/-
والدہ ملک فیض کار اللہ صاحب	" "	۵/-
عبد الحفیظ احمد صاحب	" "	۱۴/-
آمنہ صدیقہ بیگم صاحبہ	" "	۸/۸
نبی بخش والد مرحوم	" "	۸/۸
امینہ بی بی زوجہ منشی نور احمد صاحب پٹواری	پاکپتن	۶/۴
میاں وارث علی صاحب زرگر	"	۱۵/۴
بچگان چوہدری حشمت علی صاحب	"	۱۵/-
شیخ فضل دین عبد الحکیم کلاتھ مرچنٹ	اوکاڑہ	۲۷/-
چوہدری مسعود احمد صاحب	"	۳۲/-
چوہدری ریاض احمد صاحب	اوکاڑہ	۳۸/-
محمد ذوالفقار احمد صاحب	"	۵/-
شیخ خلیل احمد صاحب	"	۵/-
محمد ابراہیم c/o طفیل احمد بزاز	"	۶/۸
خواجہ عبد الوحید صاحب	"	۵/-
اہلیہ شیخ نور احمد صاحب لیدر مرچنٹ	"	۳۰/۱۵
چوہدری عدالت خانصاحب	"	۵/۵
" نور احمد صاحب چک 23/G.D.	"	۲۰/۴
اہلیہ " "	"	۵/-
سید محمد حسین شاہ صاحب شادی پور 44/3R.	"	۵/-
میاں احمد الدین زرگر	"	۱۰/-
شیخ فضل رؤف صاحب	"	۲۰/-
" امیر عمر صاحب	"	۱۰/-
والدہ گلزار احمد صاحب طالب علم	"	۵/-
محترمہ آمنہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب	"	۵/-
حمیدہ بیگم زوجہ گلزار احمد صاحب	اوکاڑہ	۵/-
امۃ العزیز " شیخ خلیل احمد صاحب	"	۵/-
جنت بی بی " لعل محمد صاحب	"	۵/-
اہلیہ عبد الرحمن صاحب	"	۵/۵
شہر بانو بیگم صاحبہ	"	۵/۵
شیخ محمد اقبال صاحب وکیل	دیپالپور	۵۱/-
چوہدری علی محمد صاحب	"	۵/۴
سعید حسین شاہ اوورسیئر	عارف والہ	۴۱/-
میاں غلام محمد صاحب زرگر	صدر گوگیرہ	۲۰/۱۲
چوہدری پیر بخش صاحب چک 103/-	ہڑپہ	۶/-
محمد فاضل صاحب	"	۶/-
" محمود احمد خانصاحب چک 6/11-L	منٹگمری	۱۰/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک 6/11-L	منٹگمری	۵/۸
فاطمہ بیگم زوجہ محمد احمد صاحب	" "	۵/-
اہلیہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب } ولد امام بخش صاحب }	چک 30/11-L "	۷/-
مسعودہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	" "	۲۴/-
نذیر احمد صاحب	چک 55/2-L "	۶/-
والدہ عبد الدین صاحب جنبل والا ردیش 31	"	۵/۱۲
معراج سلطان اہلیہ "	" " "	۷/-
وزیر بیگم اہلیہ عبد الرشید صاحب	" "	۵/۱۲
عائشہ صدیقہ اہلیہ چوہدری علی احمد 91/9-L	"	۵/۱۲
رحیم بی بی صاحبہ	چک 137/9-L "	۵/-
ملک محمد شریف صاحب چک 245/E.B	گگو "	۱۹/-
چوہدری غلام قادر صاحب	" "	۵/۴
" محمد شفیع صاحب جٹ	" "	۱۰/-
رحمت بی بی زوجہ محمد یوسف صاحب	اوڈیانہ کلاں	۵/-
عبد الرشید ولد	"	۵/-
ملک محمد یار صاحب	"	۱۰/-
اہلیہ غلام احمد پوسٹ ماسٹر	کسووال	۶/۸
آمنہ بیگم اہلیہ مولوی محمد منور صاحب	"	۶/۸
منشی محمد الدین صاحب پٹواری نہر	راجووال	۳۵/-
چوہدری محمد اسلم صاحب کنسٹبل پولیس	بصیر پور	۲۵/۸

ملتان

چوہدری سلطان علی صاحب چاہ بھاگو والہ ایلی کوٹ ملتان		۳۹/-
اہلیہ بابو عبد الرؤف صاحب	"	۶/۸
محمد سلیمان صاحب E.G.D. دفتر	"	۵/۶
ملیح اللہ صاحب	ملتان چھاؤنی	۵/۵
محمد احسان اللہ صاحب	"	۳۱/-
عبد الرحیم صاحب کلاتھ مرچنٹ	"	۱۰/-
رفیق احمد صاحب محرر چونگی	"	۵/-
غفورہ بیگم زوجہ سلطان علی صاحب چاہ بھاگو والہ ایلی کوٹ		۵/-
ممتاز بیگم بنت مہر ملک شوق محمد صاحب	ملتان	۵/-
عنایت علی صاحب کارخانہ کھڈی	"	۶/-
فضل الرحمن صاحب وائرلیس اپریٹر	"	۱۰/-
شیخ فضل الہی صاحب الکٹر منڈی	"	۵/-
سیٹھ عبد الحی صاحب	"	۵/-
" عبد الرشید صاحب	"	۵/۵
اہلیہ غلام مرتضیٰ صاحب پٹواری مال	"	۵/-
سیٹھ عبد الشکور صاحب	"	۵/-
ماسٹر فیض اللہ صاحب	چاہ بوڑیوالہ	۱۰/-
مبارکہ بیگم اہلیہ عبد اللطیف صاحب چاہ بھاگو والہ		۵/۸
ثریا رفعت بیگم بنت اخوند محمد اکبر خانصاحب		۵/۷
مولوی حکیم الدین صاحب	خانیوال	۲۰/-
چوہدری محمد صادق صاحب پٹواری	"	۲۷/-
بابو فتح محمد صاحب	"	۳۰/-
خان عزیز احمد صاحب تحصیلدار حال ڈیرہ غازیخان		۹۲/۸
بشیر احمد صاحب	خانیوال	۵/-
افتخار احمد صاحب اختر	"	۵/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خورشیدہ نور بیگم بنت مرزا احمد الدین صاحب خانیوال ۵/-
شیخ عبدالحمید صاحب 〃 ۲۰/-
خیراں بی بی صاحبہ 〃 ۱۵/-
محمد موسےٰ صاحب لودھراں ۲۰/-
ملک کریم بخش صاحب 〃 ۳۱/۴
〃 احمد الدین صاحب 〃 ۱۰/-
〃 اللہ وسایا صاحب 〃 ۱۲/-
دختر مرحومہ ملک عبدالرحمن صاحب 〃 ۶/۵
چوہدری نذیر احمد صاحب 〃 ۲۵/۸
شیخ شکور احمد صاحب دُنیا پور ۱۴/-
حاجی عبدالرزاق صاحب چک ۳۶۰ ۲۲/-
فضل بی بی صاحبہ چاہ شیخواہ ۵/-
ڈاکٹر محمد خاں صاحب - جودھپور علی پور ۷۵/-
چوہدری غلام غوث صاحب 〃 ۳۱/-
خورشید بیگم زوجہ رحمت علی صاحب 〃 ۲۱/-
امۃ الحمید بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد خاں صاحب 〃 ۳۱/-
منشی محمد مستقیم صاحب علی پور گھلواں ۵/۴
خان گل محمد خاں صاحب چاہ یار ملوالہ 〃 ۵/-
حکیم عزیز الدین صاحب 〃 ۱۰/۱۲
چوہدری علی محمد صاحب 〃 ۱۲/-
ماسٹر عبدالعزیز صاحب 〃 ۵/-
حمیدہ بیگم اہلیہ غلام احمد ارشد شاہکوٹ ۵/-
چوہدری عبدالعزیز صاحب بوڑیوالہ ملتان ۵/-
ملک بشیر الدین صاحب وہاڑی 〃 ۲۰/-
〃 صلاح الدین صاحب 〃 ۲۰/-
〃 علی احمد صاحب احمد برادرزہ 〃 ۲۰/-
عبداللطیف خان صاحب قادیانی میاں چنوں ۳۵/-
محمد مسعود صاحب سٹیشن ماسٹر 〃 ۴۲/-
چوہدری نذیر احمد صاحب چاہ فتح چند والہ ۵۲/-
نذیر احمد صاحب دیہاتی مبلغ ۹۱/۹ ملتان ۱۵/۴
چوہدری فرزند علی صاحب ۲۹۱/۱ بوریوالہ ۵/۴
رحمت بی بی اہلیہ 〃 ۵/۴
محمد بی بی والدہ محمد اسحٰق صاحب 〃 ۵/۵
چوہدری محمد الدین صاحب 〃 ۲۵/۴
حسین بی بی زوجہ محمد علی صاحب 〃 ۵/۶
جلال بی بی زوجہ سلطان علی صاحب 〃 ۶/۶
غلام فاطمہ 〃 محمد اسحٰق صاحب 〃 ۵/۵
حسین بی بی زوجہ فیروز علی صاحب 〃 ۵/۵
چوہدری عطاء اللہ صاحب ۱۶۳ مترو ملتان ۱۴/-
عابد بخش صاحب قمر قاسم شاہ 〃 ۵/-

ریاست بہاولپور

جمعدار محمد نصیب خان صاحب بہاول نگر ۴۲/-
چوہدری محمد اشرف صاحب 〃 ۵/-
ابو ظفر خان عنایت اللہ خان صاحب 〃 ۱۰/-
محمد عبداللہ ولد غلام رسول صاحب ٹھیکیدار 〃 ۱۵/-
راجہ عبدالمجید صاحب موٹر ڈرائیور 〃 ۵/-
صوبیدار اکبر بادشاہ 〃 ۲۵/-

بابو عبدالقادر صاحب رحیم یار خاں ۶۶/-
دختر و بہو صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۰/-
چوہدری نور احمد صاحب 〃 ۱۰/-
اہلیہ چوہدری کریم بخش صاحب 〃 ۱۴/-
حافظ صادق علی صاحب 〃 ۱۰/-
خان عبدالعزیز خان شکرانی اوچھ شریف ۶/۹
والد مرحوم عزیز الدین صاحب 〃 ۱۹/۱۲
چوہدری عبدالحمید صاحب جھول ۱۲/-
〃 محمد حسین صاحب 〃 ۱۰/-
امام الدین صاحب 〃 ۸/-
اہلیہ محمد اسماعیل صاحب 〃 ۵/-
چوہدری فتح علی صاحب فورٹ عباس ۶/۴
〃 سندھ خاں صاحب 〃 ۶/۴
محمد ابراہیم صاحب 〃 ۶/۴
چوہدری صادق علی صاحب چک ۸۹ 〃 ۳۴/-
〃 نور محمد صاحب چک ۶۳ ۷/-
مولوی نور محمد صاحب مبلغ معہ اہلیہ چک ۹۳/6.R ۱۵/۸
والدہ و ہمشیرہ و اہلیہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب چک ۱۲۰/P ۱۸/-

نذیر بیگم اہلیہ خورشید احمد صاحب الہ آباد بہاولپور ۱۲/-

سندھ

چوہدری مولا داد خان صاحب اینڈ سنز سعید منزل کراچی ۲۲۵/-
〃 علی انور صاحب 〃 ۱۵/-
سید محمد یٰسین صاحب لارنس روڈ 〃 ۵۴۵/۱۱
نعیم احمد خان صاحب آف لاہور ۳۱/-
چوہدری احمد جان صاحب رام سوامی 〃 ۲۹۷/-
خواجہ سعید احمد صاحب 〃 〃 ۲۰/-
حفیظ الرحمن صاحب فاروقی 〃 〃 ۱۰۰/-
بشیر احمد صاحب ڈرائیور 〃 〃 ۱۰/-
خاندان سیٹھ محمد اسمٰعیل موسیٰ صاحب بہاڈنگر حال کراچی ۴۳/۱۴
قاضی مسعود احمد صاحب بار کول مرچنٹ رام سوامی ۲۶/-
شیخ انوار رسول صاحب جیکب لائن کراچی ۲۵/۴
〃 ممتاز رسول صاحب 〃 〃 ۱۵/-
عبدالرحیم صاحب مدہوش مارٹن روڈ 〃 ۳۳/-
چوہدری محمود احمد صاحب 〃 〃 ۵/-
عبدالمالک پسر لطیف احمد طاہر حلقہ جنوبی 〃 ۷/-

قریشی محمد فضل صاحب ماڑی پور کراچی ۴۶/-
چوہدری رکن الدین صاحب 〃 〃 〃 ۲۵/-
سلیمہ پروین اہلیہ 〃 〃 〃 ۱۲/۸
چوہدری بشیر احمد صاحب ۵۲۲۵۴ 〃 ۹/-
امۃ النصیر اہلیہ چوہدری احمد جان صاحب لجنہ اماء اللہ کراچی ۲۲/-
سیدہ صالحہ بی بی اہلیہ سید احمد علی صاحب مبلغ 〃 〃 ۶/-
معصوم بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۲/-
رشیدہ بیگم اہلیہ داؤد احمد گلوب فیکٹری 〃 〃 ۷/-
نصرت جہاں بیگم نزد تاج محل 〃 〃 ۱۰/-
ہاجرہ سلطانہ اہلیہ محمد اکبر صاحب نواب منزل 〃 ۱۷/-

چوہدری محمد سعد اللہ صاحب سیال حیدر آباد سندھ ۱۳۰/-
ماسٹر خدا بخش صاحب ٹنڈو الہ یار ۱۴/-
ملک فضل حق صاحب حیدر آباد سندھ ۱۵/-
اہلیہ محمود عالم صاحب روہڑی 〃 ۶/۴
والدہ مرحوم 〃 〃 〃 ۶/۴
اہلیہ سید افتخار حسین صاحب 〃 〃 ۱۰/-
راجہ فخر الدین صاحب سکھر 〃 ۱۰۰/-
رانا بشیر احمد صاحب کنری 〃 ۱۴/-
مولوی عبدالکریم صاحب 〃 〃 ۲۰/-
غلام احمد واقف زندگی 〃 〃 ۸/۱۰
عبدالسمیع صاحب بھٹی 〃 〃 ۱۵/-
والدین اقبال احمد ایاز 〃 〃 ۱۲/-
امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ مستری عبداللطیف صاحب بٹ } 〃 〃 ۵/۱۲
نصر اللہ خان صاحب میرپور 〃 ۲۸/-
ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب سانگھڑ 〃 ۲۷۰/-
اہلیہ 〃 〃 〃 ۳۰/-
چوہدری محمد الدین صاحب نواب شاہ 〃 ۱۰۳/-
〃 محمد اسحٰق صاحب 〃 〃 ۱۱/-
اہلیہ عبدالحمید صاحب 〃 〃 ۱۲/-
عبدالعزیز صاحب شاہ پور چاکر 〃 〃 ۶۲/۸
غلام رسول صاحب کمال ڈیرہ 〃 ۱۳/-
ماسٹر محمد بچل صاحب 〃 〃 ۲۵/۸
〃 سوبھر خاں صاحب 〃 〃 ۱۴/-
چوہدری تاج الدین صاحب طالب آباد 〃 ۳۷۰/-
امۃ الجمیل اہلیہ 〃 〃 〃 ۴۵/-
مہر بخش صاحب 〃 〃 ۴/-
چوہدری طالب دین صاحب 〃 〃 ۱۵۰/-
〃 محمد رفیع صاحب 〃 〃 ۵/۱۰
زوجہ مرحوم 〃 (دنیا زبی بی صاحبہ) 〃 〃 ۵/۱۰
چوہدری نیاز احمد صاحب 〃 〃 ۵/۱۰
اہلیہ 〃 〃 〃 ۵/۱۰
محمد خان ولد ماسٹر مامول خان صاحب جمیس آباد ۳۱/۱۲
دین محمد صاحب راجپوت 〃 ۱۵/-
چوہدری عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہ یار ۱۰۰/-
اہلیہ 〃 〃 〃 ۴۰/-
بچگان 〃 〃 〃 ۱۰/-

"ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد سے جلد وعدہ پورا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کل پر ڈال دیا جائے اور اس طرح یہ کبھی بھی پورا نہ ہو سکے گا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آخر میں ادا کر دینگے۔ حالانکہ بقایا ہمیشہ اُن لوگوں کے ذمہ رہتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ آخر میں دے دیں گے۔"

(سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پسران و ہمشیرہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب چک ۱۲۰/P ۲۷/-
منور احمد صاحب 〃 ۹/-
چوہدری نجم الدین صاحب چک ۱۴۱ ۳۰/-
غلام سرور صاحب چک ۱۶۶ ۳۰/-
چوہدری اللہ رکھا صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۶/-
〃 محمد شریف صاحب چک ۱۴۱ ۶۱/-
محمد الدین صاحب کھوکھر 〃 ۵/۴
مریم بی بی اہلیہ چوہدری اللہ دین صاحب چک ۱۶۶ ۵/۶
مولوی علی شیر صاحب معہ خاندان ۵ کس چک ۱۶۹ ۵۲/-
چوہدری محمد علی صاحب 〃 ۱۸/-
اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ ۵/۸
صالحہ بیگم مرحومہ اہلیہ غلام قادر صاحب چک ۱۶۰ ۵/۵
عبداللہ ولد شاہ دین صاحب چک ۱۳۵ ۲۰/-
چوہدری ہدایت علی صاحب چک ۵۹ ۲۵/۸
〃 شریف احمد صاحب چک ۹۰۶ ۲۰/-
〃 عزیز احمد صاحب چک ۱۰۳/6.R ۶/-

ڈپٹی نسیم حسین صاحب صدر کراچی ۵۰۰/-
چوہدری منصور احمد ولد کرامت اللہ صاحب 〃 ۱۵/-
〃 نور الحق صاحب سٹوڈنٹ مالیر گیٹ 〃 ۴۰/-
فہمیدہ بیگم اہلیہ کیپٹن عبداللطیف صاحب 〃 ۴۵/-
امۃ الحمید بیگم اہلیہ و والدہ موسیٰ محمد احمد صاحب 〃 ۵/۵
ذکیہ بیگم اہلیہ جمعدار محمد نصیب صاحب 〃 ۱۶/-
عبدالجبار صاحب کلاسوالہ ۵/-
سارجنٹ احمد یار خاں صاحب ڈرگ روڈ [illegible]
محمود احمد صاحب ہجوار 〃 ۳۲/-
چوہدری محمد اصغر صاحب 〃 ۴۰/-
سلیمہ بیگم اہلیہ شریف احمد تنویر 〃 ۵/۱۲
چوہدری محمد امیر خان صاحب 〃 ۶۰/-
اہلیہ 〃 〃 〃 ۱۳/-
متقی محمد حسین صاحب 〃 ۱۶/-
ملک عنایت اللہ صاحب قمر نیوی ۵۰/-
چوہدری فضل احمد صاحب 〃 ۳۵/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری نعمت اللہ خان صاحب اوورسیر مستن باڑہ سندھ		۸/-
〃 محمد ابراہیم صاحب	〃	۶/۴
حاجی غلام صاحب	〃	۵/۴
فقیر محمد صاحب	〃	۵/-
شیخ بشیر احمد ولد منشی محمد الدین صاحب مختار عام	〃	۳۳/۴
چوہدری اللہ رکھا صاحب	〃	۱۰/۲
حاجی بلاول صاحب	〃	۶/-
اللہ جوڑیا صاحب معہ اہلیہ	〃	۱۱/۴
جمعدار سومبر خان صاحب	〃	۶/۸
چوہدری عبد العزیز صاحب	کرنڈی	۵/-
〃 محمد یوسف صاحب	〃	۵/-
〃 محمد ادریس صاحب	〃	۵/-
〃 ثناء اللہ صاحب	〃	۵/-
〃 عبد الحمید صاحب	〃	۵/-
〃 محمد شریف صاحب	〃	۵/-
〃 آفتاب احمد صاحب	باندی	۵۰/-
وڈیرہ عبد الرحمن صاحب	〃	۲۰۰/-
پیر بشیر احمد صاحب	〃	۳۰/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب	جمال پور گوٹھ	۴۰/-
اہلیہ جمال الدین صاحب		۳۲/-
چوہدری ننگے خاں صاحب	گوٹھ نتھے خاں گمبٹ	۱۷/-
〃 بشیر احمد صاحب	〃	۲۷/-
〃 محمد صدیق صاحب	〃	۵/۸
اہلیہ چوہدری شریف احمد	ڈگری	۷/-
مرزا مبارک احمد صاحب	〃	۶۵/-
والدہ مرحوم 〃	〃	۱۱/-
مبارکہ بیگم بنت چوہدری محمد شفیع صاحب	〃	۱۲/-
چوہدری غلام حسین صاحب	کوٹ احمدیاں	۲۱/-
〃 عبد الخالق صاحب	۲۷۰/و کاچیلو	۹/-
حمیدہ بیگم اہلیہ محمد یوسف صاحب	〃	۵/-
چوہدری غلام نبی صاحب	ناصر آباد سٹیٹ	۱۵/-
〃 نذیر احمد صاحب	احمد آباد سٹیٹ	۴۷/-
مرزا مقصود احمد صاحب	〃	۱۰/-
〃 یعقوب بیگ صاحب	〃	۲۰/-
محمد شاہ صاحب	〃	۲۰/۸
اہلیہ منشی برکت اللہ صاحب	محمد آباد سٹیٹ	۳۰/-
میاں محمد بخش صاحب	〃	۳۶/۸
منشی پیر محمد صاحب	〃	۵۱/-
چوہدری دریا خاں صاحب	روشن نگر	۶۰/۱۵
〃 بہادر خاں صاحب	〃	۴۲/۱۵
اہلیہ منشی مظفر حسین صاحب	〃	۱۷/-
اللہ داد صاحب گرگیز	〃	۴۳/-
موسیٰ خان صاحب	〃	۶۰/۱۵
محمود خان صاحب	〃	۶۰/۱۵
انب خان صاحب	〃	۶۰/۱۵
نبی محمد صاحب	〃	۱۰/۸
پیارا خان صاحب	〃	۴۲/۱۵
گوہر خان صاحب	〃	۴۲/۱۵

یار محمد خان صاحب	روشن نگر سندھ	۶۰/۱۵
نصیر احمد خان صاحب	〃	۳۰/۱۵
برکت علی صاحب مزارعہ	〃	۶/-
اللہ دتہ صاحب 〃	〃	۱۱/۸
چوہدری شریف احمد صاحب گوندل	〃	۱۰/۸
منشی محمد علی صاحب	۶/۲۸ محمد آباد سٹیٹ	۱۲/۵
〃 نور محمد صاحب ۷۲/۱۴	〃	۱۶/۵
بدر الدین صاحب	〃	۵/۱۲
منشی مظفر حسین صاحب	〃	۲۶/-
جعفر شاہ صاحب	〃	۱۷/-
منشی محمد علی صاحب احمدی	〃	۳۴/۸
حاجی حسن صاحب	〃	۲۷/-
〃 اللہ بخش صاحب	〃	۱۶/-
عرس گرگیز	〃	۲۸/-
شریف احمد طالب علم	محمود آباد سٹیٹ	۸/-
منشی نذیر احمد صاحب	〃	۵/۱۰
علم الدین صاحب	〃	۱۶/-
سردار علی صاحب	〃	۴۵/۱۰
عبد الرحمن صاحب ولد فضل کریم صاحب	〃	۱۹/-
مبارک احمد صاحب	〃	۱۲/-
فضل احمد ولد اکبر علی صاحب	〃	۱۵/-
نذیر احمد صاحب نومسلم	〃	۱۰/-
محمد شریف ولد منشی محمد عبد اللہ صاحب	〃	۳۲/۸
سید عابد حسین صاحب	〃	۲۳/۸
بیگم بی بی اہلیہ عزیز الدین صاحب ننگلی	〃	۷/-
احمد بی بی صاحبہ اہلیہ جان محمد صاحب پھیروچیچی	〃	۷/-
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب آف ربوہ	〃	۳۲/۱۰
عبد اللہ صاحب کلینر	〃	۲۴/-
چوہدری محمد الدین صاحب	بشیر آباد سٹیٹ	۶۰/-
〃 محمد موسیٰ صاحب	〃	۴۸/-
حکیم محمد ابراہیم صاحب	〃	۱۱/-
منشی فتح خاں صاحب سابق ناصر آباد	〃	۲۸/۸
اہلیہ 〃 〃	〃	۸/۸
چوہدری کرامت اللہ صاحب آف جڑانوالہ	〃	۳۴/۸
〃 محمد شفیع صاحب ولد محمد الدین صاحب مرحوم	〃	۱۰/۸
〃 طفیل احمد صاحب	ظفر اسٹیٹ	۵/-
〃 نذیر احمد صاحب	〃	۵/-
〃 محمد عبد اللہ صاحب	〃	۵/-
〃 محمد حسین صاحب S.D.O	جمبر سندھ	۲۳۵/-
〃 محمد شفیع پسر 〃 〃	〃	۲۶/-
نواب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب 〃	〃	۱۹/-
سردار بیگم بنت 〃 〃	〃	۱۵/-
مختار بیگم بنت 〃 〃	〃	۹/-
ظہور حسین برادر مرحوم 〃 〃	〃	۱۴/-
چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم والد چوہدری محمد حسین صاحب 〃	〃	۱۸/-
برکت بی بی والدہ مرحومہ چوہدری محمد حسین صاحب	〃	۱۸/-

چوہدری الٰہی بخش صاحب دادا مرحوم چوہدری محمد حسین صاحب جمبر سندھ		۱۸/-
مائی حکماں بی بی صاحبہ دادی مرحومہ 〃 〃 〃		۱۸/-
اعجاز حسین صاحب پسر 〃 〃 〃		۴۵/-
کیپٹن عبد السلام خان صاحب میڈیکل آفیسر بھریا سندھ		۷۵/-
چوہدری نور احمد صاحب	اکرہ 〃	۴۵/-
〃 نذیر احمد صاحب	〃 〃	۴۵/-
منیر احمد نثار ولد ملک سراج الدین صاحب بدین	〃	۱۰/-
عبد الحکیم صاحب کلاتھ مرچنٹ	دادو 〃	۲۵/-

بلوچستان

صوبیدار عبد الحق صاحب	کوئٹہ	۱۰۶/-
اہلیہ صاحبہ محمد عثمان صاحب	〃	۴/-
〃 محمد یونس صاحب پشین	〃	۸/-
شیخ محمد حنیف صاحب	〃	۱۴۵/-
ملک سعید احمد خان صاحب	〃	۱۶/-
عبد اللطیف صاحب تہر	〃	۲۸/-
حوالدار عبد الرحمن صاحب فر ۱۳۶	〃	۳۰/-
اہلیہ پیر عبد الرحمن صاحب قادیانی	〃	۲۰/-
شیخ محمد اقبال صاحب	〃	۱۲۰/-
مجید اللہ و عطاء اللہ پسران محمد عبد اللہ	〃	۱۰/-
عبد الکریم و عین الرحیم پسران ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب		۱۰/-
قمر الزمان صاحب خادم	کوئٹہ	۱۰/-
سید عبد الرحیم صاحب	〃	۱۰/-
نواب خاں صاحب چپڑاسی	〃	۲۸/۶
زینب بی بی اہلیہ نذیر احمد صاحب ۱۳۶	〃	۵/۸
اہلیہ مسعود احمد خورشید	لوک کنڈی 〃	۱۲/-

مشرقی پاکستان

محمد شمس الرحمن صاحب	ڈھاکہ	۸۶/-
خلیل احمد صاحب	〃	۱۰/-
مجیب الرحمن صاحب	〃	۴۱/-
محمد اسمٰعیل صاحب	چٹاگانگ	۱۲/۸
اہلیہ 〃	〃	۸/۸
محمد حبیب اللہ صاحب	ہسکدر نرائن گنج	۸/-
سید غلام نبی صاحب انسپکٹر پولیس	دیناج پور	۵۰/-
نعیمہ بیگم اہلیہ 〃	〃	۱۵/-
خواجہ محمد یوسف صاحب	جیسور	۱۰/-
اہلیہ کیپٹن حمید احمد کلیم بلوچ رجمنٹ	〃	۶۱/-
حنیف احمد پسر 〃	〃	۶/۸
حوالدار شیر محمد صاحب		۵/-
مولوی محمد اسحٰق صاحب	چوک پٹرا مشرقی بنگال	۵/-

یو۔پی (انڈیا)

اسرار محمد صاحب سیکرٹری مال	راٹھ یو۔پی	۱۲۶/-
انوار محمد صاحب	〃 〃	۱۲۶/-
محمد تقی صاحب	مودھا 〃	۷۰/-
نثار احمد صاحب	سکرا 〃	۱۸/۲
اسرار احمد خاں صاحب	ساندھن 〃	۵/-

منشی حبیب اللہ صاحب	کانپور یو۔پی	۱۵/-
جمشید احمد خان صاحب	انبیہٹہ 〃	۵/۱
نور احمد خان صاحب	〃 〃	۵/۱
شیر محمد خان صاحب	〃 〃	۵/۱
سلیمان احمد خان صاحب	〃 〃	۵/۱
راحت بیگم صاحبہ	〃 〃	۵/۱
صدیقہ اہلیہ نور احمد خان صاحب	〃 〃	۵/۱
بنیادی بیگم اہلیہ علی احمد خان صاحب صدر جماعت	〃 〃	۱۲/-
چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت	بجوپورہ 〃	۱۶/-
اہلیہ 〃	〃 〃	۹/-

قادیان دارالامان

فیروز الدین صاحب	مسجد فضل قادیان	۲۳/۲
مولوی اللہ دتہ صاحب ننگلی	〃	۵/۹
فتح محمد صاحب نانبائی	〃	۵/-
بشیر احمد صاحب	〃	۵/۴
خان محمد صاحب دیہاتی مبلغ	〃	۱۵/-
میر بشیر احمد صاحب	ناصر آباد 〃	۱۵/-
محمد یوسف صاحب گجراتی	〃 〃	۲۴/۸
احمد خاں صاحب	〃 〃	۲۵/۸
بلتی خاکروبہ	〃 〃	۵/-
عظیمہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب	〃	۳۰/-
سکندر خاں صاحب	〃 〃	۲۶/۸
محمد خاں صاحب	〃 〃	۲۵/۸
بشیر احمد عالم گڑھی	〃 〃	۵۵/-
والدہ 〃	〃 〃	۵۵/-
فضل احمد صاحب	〃 〃	۲۶/-
غلام محمد صاحب*	〃 〃	۲۵/۴
ولی محمد صاحب	〃 〃	۲۶/-
محمد رمضان صاحب	〃 〃	۲۵/۸
محمد نواز صاحب	〃 〃	۲۷/-
اہلیہ فضل احمد صاحب	〃 〃	۵/۱
والدہ مستری محمد حسین صاحب مسجد مبارک 〃	〃	۶/-
مستری عبد الغفور صاحب	〃 〃	۵/۴
محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی	〃 〃	۵/۸
رفیق احمد صاحب 〃	〃 〃	۶/-
چوہدری حسن دین صاحب	〃 〃	۶/۸
〃 عمر الدین صاحب	〃 〃	۵/۱
مرزا عبد اللطیف صاحب	〃 〃	۲۲/۸
چوہدری محمد اسحٰق صاحب ننگلی	〃 〃	۱۳/-
احمد حسین صاحب	〃 〃	۱۰/-
حافظ عبد العزیز صاحب	〃 〃	۵/۸/۶
بابا اللہ بخش صاحب	〃 〃	۱۰/۸
〃 جلال الدین صاحب	〃 〃	۵/۱
غفور احمد شاکر	〃 〃	۵/۱
صوفی علی محمد صاحب	〃 〃	۸/۱
ملک خیر الدین صاحب	〃 〃	۵/۲
مرزا محمود احمد صاحب	〃 〃	۱۰/-

* چوہدری [illegible] قادیان ۱۰۴/-

(باقی آئندہ)